وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ

بتفضیل خلاق مدبرین نام قمر بی بدان سعادت توامان تازہ تالیف کاشف حقائق فروع و اصول
واقف دقائق معقول و منقول شمس منشا باللہ ودی الی اللہ حضرت اجل الازکا مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب

التحفة المنصفية
والهدية الاحمدية
فی ادلة
سماع الموتٰی و
حیاتهم السرمدیه

حسب الارشاد عالیجناب سیادت مآب سید منصف علی صاحب نجابت مآب شرافت دستگاہ محب الفقراء معاون علماء
مروج شریعت محی سنت مقبل بارگاہ حضرت جل شانہ عالیجناب حافظ احمد علی خان صاحب سلمہ الرحمن

مطبع احمدی ریاست رامپور میں حاجی کلن خاں کے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ اہل سنت والجماعت کا نسبت سماع موتی موافق قرآن وحدیث کے کیا عقیدہ ہے اور وہ آیات واحادیث کون کونسی ہین اور مخالفین کے اعتراضات کا کیا جواب ہے اولہ مین آیات واحادیث بالتفصیل تحریر فرمائے جاوین بینوا توجروا۔

الجواب واللہ سبحانہ الموفق للصواب

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ نسبت سماع موتیٰ موافق قرآن شریف اور احادیث متواترالمعنی کے یہ ہے کہ مردے سب سنتے ہین دیکھتے ہین اپنے جان پہچان والونکو جانتے ہین پہچانتے ہین اونسے اُنس کرتے ہین اونکے سلام کا جواب دیتے ہین جو نیا مردہ مرکر اونکے پاس پہونچتا ہے اپنے سب گھروالونکا احوال پوچھتے ہین۔ اپنے گھر کی بلی تک کا حال دریافت کرتے ہین اور حضرت مومن کے مردہ کی نسبت یہ عقیدہ نہین ہے بلکہ کافر مومن سب کو بعد مرنے کے ادراک اور شعور اور حواس کامل ہوتے ہین جیسے زندگی کی حالت مین تھے اوسمین کچھ تفاوت نہین ہوتا۔ بلکہ وہ ادراکات اور شعور بڑھجاتے ہین حتیٰ کہ اولیاء اللہ بقدرت الٰہیہ بعد انتقال کے اس عالم مین مدبر اور متصرف ہوتے ہین حاجتمندون کی حاجت روائیان کرتے دور دور انسے بھی فریاد کرنیوالونکی فریادرسی فرماتے ہین شہداء اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق پاتے ہین اونکو حیات دنیوی اور

حواس ظاہری اور باطنی سب عطا ہوتے ہین وہ کہاتے اور پیتے بہی ہین اور جہان چاہتے ہین زمین
ور آسمان اور جنت وغیرہ مین پہرتے پہراتے ہین بعضے نکاح بہی کرتے ہین اور زندون سے ملاقاتین
کرتے ہین اونکی مدد کو پہونچتے ہین اپنے گہرون کو بہی آتے ہین اپنے متعلقینِ لایق کو دعائین دیتے ہین
اونکے نیک کامون سے خوش ہوتے ہین اونکے برے کامون سے ناخوش ہوتے ہین اونکو نصیحتین
بہی کرتے ہین اونکے اعمال وافعال روزانہ سے بہی واقف ہوتے ہین اور اپنی اپنی شان اور
کمال کے مناسب ونکے ساتھہ معاملہ دعا یا بددعا اور مدد کا کرتے ہین اور جسطرح ارواحِ مقدسہ
اپنے شعور وادراکات وقوتِ الٰہیہ سے عالم کے لوگون کی اصلاح وفتح یا شکست وغیرہ مین کام آتے
ہین اسیطرح ارواحِ خبیثہ اپنی خباثت کا اظہار کرتے ہین اور خباثت وفسادات کو پہیلاتے ہین اور
نفع وضرر سے لوگون کے واقف ہوکر اوسکے موافق اونکے ساتھہ برتاؤ کرتے ہین اور بعد مرنیکے
ناقصون کی تکمیل اور ترقی بہی ہوتی ہے عالم برزخ مین یہانتک کہ قرآن شریف حفظ کرنیوالیکے
واسطے قبر مین فرشتہ مقرر ہوتا ہے اور یہ پر اگر اونکو یہ سب الہ ہو ہے سمع وبصر وادراک وشعور
ممکن نہین عمرو وزید عذاب وثواب بہی پیش ہوتے ہین اگر شعور وادراک نہین تو عذاب وثواب کا
نفع کیا حالانکہ علم عقائد کا یہ مسئلہ متفق علیہا ہے اور انکار سماعِ موتی اور اونکی ادراک وشعور کا
اور مرکر مثل جماد کی ہوجانا بعض شیعہ اور معتزلہ کا مذہب ہے اور ہمارے یہان کے محققین علما نے
منکرِ سماع وشعور وادراکِ موتی کو جاہل اور ملحد فرمایا ہے ان سب امور کی تشریح اور تفصیل اور
ہر ایک بات پر کامل دلیل آیات کریمہ واحادیث صحیحہ وآثار صریحہ سے مقتضی کمالِ اطناب اور
تطویل ہے لہذا قدر اجمال پر اکتفا کرتا ہون اسباب مین جن صاحبونکو تفصیل منظور ہو میرے
رسائل کو ملاحظہ فرمائین خصوصًا رسالہ **تبشیر الوری بحضور المصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**
جو تحفہ حنفیہ عظیم آباد پٹنہ مین مطبوع ہوکر شائع ہوچکا ہے اور دوسرا رسالہ بیس جزو کا **عمران القلوب**
والارواح کہ ہنوز مطبوع نہین ہوا کافی ہے والی اللہ سبحانہ المصیر ونعم المولی ونعم النصیر

پہلی آیت ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

پہلی آیت

تفسیر روح البیان میں ہے وفی الآیۃ دلالۃ علی ان الارواح تبقی بعد الموت دراکۃ وعلیہ الجمہور انتہی **بیضاوی میں** ہے فیہا دلالۃ علی ان الارواح جواہر قائمۃ بانفسہا مغایرۃ لما یحس من البدن تبقی بعد الموت دراکۃ وعلیہ جمہور الصحابۃ والتابعین وبہ نطقت الآیات والسنن انتہی اس کے **حاشیہ خفاجی** میں ہے وہو المذہب الحق **تفسیر احمدی** میں ہے حیوۃ الشہداء قدر مایذوق النعیم معلومۃ بالنص القطعی وفی کلام الامام الزاہد ان للشہداء لذۃ الترزیق بدلیل قولہ تعالی یرزقون فرحین بما اتاہم اللہ وانہا نزلت حین طعن الکفار علی الصحابۃ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین بانہم ماتوا ولم ینالوا لذۃ الدنیا فقال لہم اللہ انہم احیاء ولیسوا بمیتین وان الآیۃ رد علی المعتزلۃ حیث زعموا ان المیت جماد لاحیوۃ لہ فتعذیبہ محال وانما سماہم احیاء باعتبار المآل اعنی یوم القیامۃ ونحن نقول ان تخصیصہ بالشہداء ینافی ذلک لان الحیوۃ باعتبار المآل یعم الکل وحاصل الکلام فی ہذا المقام ان الآیۃ ان اجریت علی ظاہرہا فی حق الشہداء خاصۃ کانت دلیلا واضحا علی کونہم احیاء ذائقین لذۃ النعیم واما غیرہم من المسلمین والکافرین فعلم تنعیمہم وتعذیبہم وحیوتہم من نصوص اخر وان اعتبر العموم فی الآیۃ وجعل تخصیص الشہداء لشرفہم کان الآیۃ دلیلا علی تنعیم کل مومن صالح وحیوتہ ولا اخفاء علی ذی عقل فضل حیوۃ الشہداء علی حیوۃ سائر المسلمین انتہی مختصرا **تفسیر خازن** میں ہے بل احیاء وانما احیاہم اللہ عزوجل فی الوقت لایصال الثواب الیہم وعن الحسن ان الشہداء احیاء عند اللہ تعالی تعرض ارزاقہم علی ارواحہم ویصل الیہم الروح والریحان والفرح کما تعرض النار علی ارواح آل فرعون غدوۃ وعشیۃ فیصل الیہم الالم والوجع ففیہ دلیل علی ان المطیعین ہذا یصل الیہم ثوابہم وہم فی قبورہم فی البرزخ وکذا العصاۃ یعذبون فی قبورہم انتہی پس اگر مردونکو ادراک اور شعور نہیں ہے تو اہل طاعت کا اپنی قبروں میں عالم برزخ میں ثواب اور نعمات الٰہیہ سے کیف ولذت اور خوشی وفرحت پانا کیا معنی اور اہل معصیت کا عذاب قبر سے رنج وتکلیف اوٹھانا کیونکر متصور حالانکہ یہ نصوص قطعیہ سے ثابت اور مبرہن ہے اس سے زیادہ اور تصریح سے **تفسیر عزیزی** میں مرقوم ہے

و لا

تقتلوا ونگوئید لمن یقتل فی سبیل اللہ در حق کسے کہ کشتہ شود در راہ خدا کہ ایشان اموات
یعنی مردہ اند زیرا کہ چون آدمی میرد وروح از بدن او جدا میشود پس موت بمعنی عدم حس وحرکت
وادراک وشعور جسد را رومی دہد وروح را اصلا تغیرے نمیشود چنانچہ حال قوی بود حالا ہم ہست و
شعورے وادراکے کہ داشت حالا ہم دارد بلکہ صاف تر وروشن تر زیرا کہ تدبیر بدن وتوجہ بامور
سفلانیہ اورا از صفائے ادراک مانع می شد چون از بدن جدا شد آن مانع مرتفع گشت پس
روح را مطلقًا خواہ روح شہید باشد یا روح عامۂ مومنین یا روح کافر وفاسق باینمعنی مردہ نتوان
گفت مردگی صفتِ بدن است کہ شعور وادراک وحرکات وتصرفات بسبب تعلق روح با وے
از وے ظاہر میشدند وحالا نمیشوند جسکی یعنی بلکہ ایشان احیاء یعنی زندگانند زیرا کہ دائما در
ترقی وتضاعف اجر وثواب اند امام مالکؒ در موطا وامام احمدؒ وترمذی ونسائی وابن ماجہ
بروایت کعب ابن مالکؓ آوردہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمودند کہ ارواح شہیدان را
پروانگی میدہند کہ از ہر میوہ وہر درختِ بہشت شکم سیر خوردہ بیایند واز نہرہائے بہشت ہرچہ
خواہند از شراب وآب وشیر وشہد بنوشند واصل این حدیث متواتر است ودر صحیحین نیز موجود آری
ارواح شہیدان از تکلیفات دنیا در افتادہ اند اما تمتعات جسدانیہ بے تکلیفات دارند واصلا روئے
غم والم نمی بینند پس در حقیقت حیاتِ ایشان اتم از حیات دنیوی است ولٰکن لا تشعرون
لیکن شما شعور ندارید کہ ایشان در ترقی اعمال ودر تمتعات وتلذذات بدنی با شما شریک اند بلکہ از شما
زیادہ تر وافزون تر باین جہت کہ آن ابدان ایشان از نظر شما غائب اند ودر عالمے دیگر وراء عالم
شما رزق ایشان وسیر ودور ایشان مقرر است انتہی ملخصًا **دوسری آیت** ولا تحسبن الذین
قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما آتاھم اللہ من فضلہ
ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون
روح البیان میں ہے ظاہر الآیۃ یدل علی ان ھولاء المقتولین وان فارقت ارواحھم
من اجسادھم الا انھم احیاء فی الحال ولا بد ھھنا من تقدیم مقدمۃ لیتضح بھا المقام وھی ان الانسان

المخصوص ليس عبارة عن مجموع هذه البنية المخصوصة بل هو شئ مغائر لها وذلك لان اجزاء هذه البنية فی الذوبان والانحلال والتبدل والتغير بالسمن وضده والصغر وخلافه والانسان المخصوص شئ واحد باق من اول عمره الی آخره والباقی مغائر للمتبدل فثبت ان الانسان مغائر لهذا البدن المخصوص ثم يكون جسما ساريا فی هذه الجثه سريان النار فی الفحم والدهن فی السمسم وماء الورد فی الورد او يكون جوهرا قائما بنفسه ليس بجسم ولا حال فی الجسم وعلی كلا المذهبين ينفصل ذلك الشئ حيا عند موت البدن فيثاب ويعذب علی حسب اعماله والدلائل العقلية والنقلية الدالة علی بقاء النفوس بعد موت الاجساد كثيرة فلذا وجب المصير اليه قال الجنيد قدس سره من كانت حياته بنفسه يكون مماته بذهاب روحه ومن كانت حياته بربه فانه ينتقل من حياة الطبع الی حياة الاصل وهی الحياة الحقيقة واذا كان القتيل بسيف الشريعة حيا مرزوقا فكيف من قتل بسيف الصدق والحقيقة قال القاشانی المقتول فی سبيل الله صنفان مقتول بالجهاد الاصغر وبذل النفس طلبا لرضی الله ومقتول بالجهاد الاكبر وكسر النفس وقتلها بشفرة الحب وقمع الهوی وكلا الصنفين ليسوا باموات بل احياء عند ربهم بالحياة الحقيقة مجردين من دنس الطبائع مقربين فی حضرة القدس يرزقون فی الجنة المعنوية والصورية كما يرزق الاحياء انتهی مختصرا **تفسير خازن** ان ظاهر الآية يدل علی كون من قتل فی سبيل الله حيا فاما ان يكون المراد انهم سيصيرون احياء فی الآخرة او يكون المراد انهم احياء فی الحال وعلی تقدير انهم احياء فی الحال بل يكون المراد اثبات الحياة الروحانية واثبات الحياة الجسمانية فهذه ثلاثة اوجه والاول ليس بصواب لان الله تعالی اثبت لهم الحياة فی الحال بقوله بل احياء يعنی فی حال ما يقتلون يحيون وهو الاحتمال الثانی والثالث يدل عليه سياق الآية وهو قوله يرزقون فاخبر الله سبحانه وتعالی انهم يرزقون ياكلون ويتنعمون كالاحياء والشهيد لا يبلی فی قبره ولا تاكله الارض كغيره روی انه لما اراد معاوية ان يجری المار علی قبور الشهداء امر ان ينادی من كان له قتيل فليخرجه وليحوله من هذا الموضع قال جابر فخرجنا اليهم فاخرجناهم رطاب البدن فاصاب المسحاة اصبع رجل منهم فنبعت دما **وذكر البغوی عن عبيد الله بن عمير** قال مر رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم حين انصرف من احد علی مصعب بن عمير وهو مقتول فوقف عليه ودعا عليه ثم قرا من المؤمنين

رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشہد ان
ہولاء شہداء عند اللہ یوم القیامۃ فاتوہم وزوروہم وسلموا علیہم فو الذی نفسی بیدہ لا یسلم
علیہم احد الی یوم القیامۃ الا ردوا علیہ انتہی ایسا ہی اور تفسیرون مین بھی ہے **تیسری**
آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا **شرح برزخ** مین ہے تزاور الارواح
وتلاقیہا الارواح حق والارواح قسمان منعمۃ ومعذبۃ فاما المعذبۃ فہی فی شغل عن التزاور والتلاقی
واما المنعمۃ المرسولۃ غیر المحبوسۃ فتتلاقی وتتزاور وتتذاکر ما کان منہا فی الدنیا وما یکون من اہل الدنیا
فتکون کل روح مع رفیقہا الذی ہو علی مثل عملہا وروح نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الرفیق الاعلی
قال اللہ تعالی ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا وہذہ المعیۃ ثابتۃ فی الدنیا وفی دار البرزخ و
فی دار الجزاء فیکون من الاولیاء والشہداء الشفاعۃ فی البرزخ کما کان منہم فی الدنیا ویکون فی الآخرۃ
بلا خلاف انتہی **ترجمہ** ارواح کا آپس مین ملنا اور زیارت اور ملاقات کرنا حق ہے اور
ارواح کی دو قسمین ہین ایک تو وہ ہین جنپر اللہ تعالی کا انعام وفضل ہے کہ حق تعالی کی طرف سے
انکو رزق اور نعمتین نصیب ہین **دوسری** وہ ہین جنپر عذاب الٰہی ہوتا ہے سو جو روحین معذب ہین
وہ محبوس اور قید مین ہین وہ آپس مین ملاقات اور زیارت نہین کرسکتین اور جو منعمہ ہین وہ چھوڑ دی
گئی ہین جہان چاہتی ہین پھرتی ہین مقید و محبوس نہین ہین وہ باہم آپسمین ملاقات کرتی ہین ایک
دوسرے کی پاس آتے جاتے ہین اور آپسمین تذکرہ کرتے ہین دنیا کی زندگانی کے احوال کو اور
دنیا والون کے احوال کو اور ہر ایک روح اپنے اوس رفیق کے ہمراہ ہوتی ہے جو اسکے عمل
اور درجے کے موافق اور مناسب در مماثل ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح
مبارک جو اعلی ہے سب ارواحون سے وہ رفیق اعلی مین ہے اور اسی مضمون کا بیان ہے اللہ تعالی کی
اس کلام مین ومن یطع الی آخرہ اور یہ معیت جو اس آیت مین مذکور ہے ثابت ہے دنیا اور عالم برزخ

ہین اور آخرت مین تینون جگہہ پر تو اولیاء اللہ اور شہید لوگ عالم برزخ مین سفارش کرتے ہین اور معاون و مددگار
ہوتے ہین اپنے متوسلین کے جوانسے استعانت اور شفاعت اور مدد چاہتا ہے اور انکو وسیلہ کر
اللہ تعالی سے فریاد کرتا ہے اور دعا مانگتا ہے تو انکی شفاعت مقبول ہوتی ہے جسطرح دنیا مین
جب وہ زندہ تھے تو اونکی مدد کرتے تھے اور سفارش فرماتے تھے اور اسیطرح آخرت مین بھی
وہ اپنے متوسلین کی شفاعت اور مدد کرینگے اسمین کسیکا خلاف نہین ہے بلکہ سب کا اسپر
اتفاق ہے **تنبیہ ضروری** پر شرح برزخ وہ کتاب ہے کتب احادیث مین سے جسکی نسبت
نواب صدیق حسن خان رئیس بھوپال اپنی کتاب **اتحاف النبلاء** مین لکھتے ہین **شرح برزخ**
از کتب حدیث است ولش باب بدء الموت است وجملہ ابواب او ہشتاد و یک باب است
ہمہ متعلق باحوال موتی و برزخ و در وے بعد ذکر حدیث شرح میکند آنرا بقولہ قال رضی اللہ عنہ
یہ تنبیہ مینے اسلئے یہان لکھدینی ضروری سمجھی کہ ع واللہ قد شہد العدو بفضلہ ٭ والفضل
ما شہدت بہ الاعداء ۔ اور اسلئے کہ آئندہ اور بھی مین شرح برزخ سے احادیث نقل کرنیوالا ہون

چوتھی آیت

ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ
علی اللہ یہ آیت دلیل ہے ترقی کی عالم برزخ مین اگر مردون کو ادراک و شعور اور سماع وغیرہ
نہو تو ترقی کے کیا معنی چنانچہ اسی آیت کے تحت **تفسیر روح البیان** مین ہے الطالب
الصادق اذا سافر من ارض بشریتہ الی مقام القلب فمات قبل ان یصل الی مرادہ فلہ نصیب
من اجر البالغین الی ذلک المقام لصدق طلبہ وعدم انقطاعہ عن الطریق الی حد الموت
بل اللہ یکملہ فی عالم البرزخ بوساطۃ روح من ارواحہ او بواسطۃ فیضہ ومثل ہذا جار فی حق
بعض السلاک ولہ نظیر فی الشریعۃ کما روی عن الحسن البصری رحمہ اللہ انہ قال بلغنی ان المومن
اذا مات ولم یحفظ القرآن امر حفظتہ ان یعلموہ القرآن فی قبرہ حتی یبعثہ اللہ تعالی یوم القیامۃ مع
اہلہ فاذا کان طالب القرآن الرسمی بالغا الی مرادہ فی البرزخ لحرصہ علی التحصیل فلیس ببدع ان یکون
طالب القرآن الحقیقی واصلا الی مرامہ فی عالم المثال المقید لشغفہ علی التکمیل **وفی التاویلات النجمیۃ**

ومن یخرج من بیتہ اسے بیت بشریتہ بترک الدنیا وقمع الہوی وقہر النفس بجر انہ صفاتہا

مرتبہ بل اخلاقہا مہاجرا الی اللہ طالبالہ فی متابعۃ رسولہ ثم یدرکہ الموت قبل وصولہ

فقد وقع اجرہ علی اللہ یعنی فقدا وجب اللہ تعالی علی ذمۃ کرمہ بفضلہ ورحمتہ ان یبلغہ

الی اقصی مقاصدہ واعلی مراتبہ فی الوصول اور تفسیر حضرت شیخ محی الدین بن عربی

رضی اللہ عنہ میں ہے ثم یدرکہ الموت لانقطاع قبل الوصول فقد وقع اجرہ

علی اللہ فعسی ان یؤیدہ التوفیق بالوصول الیہ انتہی مختصرا پانچویں آیت

ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول

لوجدوا اللہ توابا رحیما اس آیت سے تمام علمائے محققین اہل سنت و جماعت نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت مساوی ہونا حالت حیات وممات کا ثابت

کیا ہے شیخ مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب

میں امام تاج الدین سبکی سے ناقل ہیں کہ این آیت کریمہ دلالت دارد برحث وترغیب

حضور بدرگاہ رسالت پناہ وسوال مغفرت در آن جناب اجابت مآب وطلب استغفار

از وی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واین رتبہ عظیمہ است کہ ابداً انقطاع پذیر نیست از جہت استوای

حالت موت وحیات نسبت بسرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وثبوت استغفار آنحضرت

مرامت را بعد از موت وجمیع علماء از این آیت مجید استوای حالت موت وحیات فہم

نمودہ تا در آداب زیارت حکم کردہ اند کہ این را بخواندہ استغفار کند وحکایت اعرابی کہ

بعد از رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزیارت آمد واین آیت را خواند مشہور است

وجمیع ارباب مذاہب اربعہ کہ تصنیف مناسک جمع کردہ اند این حکایت را آوردہ وبسیاری

از ائمہ اعلام باسانید کہ دارند روایت آن کردہ انتہی بقدر الحاجۃ چھٹی آیت

والنازعات غرقا والناشطات نشطا والسابحات سبحا فالسابقات سبقا

فالمدبرات امرا تفسیر روح البیان میں ہو ثم ان النفوس الشریفۃ یظہر منہا

پانچویں آیت

چھٹی آیت

آثار فی ہذا العالم سواء کانت مفارقۃ عن الابدان او لا فتکون مدبرات انتہی **ترجمہ** ارواح مقدسہ
اور نفوس شریفہ سے اس عالم میں آثار اور تصرفات ظاہر ہوتے ہیں جیتے جی اور بعد مرنے کے بھی
اور وہ عالم کے امور کی تدبیر میں کرنے والے ہوتے ہیں **تفسیر بیضاوی** میں ہے او صفات
النفوس الفاضلۃ حال المفارقۃ فانہا تنزع عن الابدان غرقا ای نزعا شدیدا فتنشط الی
عالم الملکوت وتسبح فیہ فتسبق الی حظائر القدس فتصیر بشرفہا وقوتہا من المدبرات یعنی حق تعالی نے
اس آیت کریمہ میں قسم فرمائی ہے ارواح طیبہ ونفوس کاملہ بشریہ کی اور یہ مذکورات اونکے
صفات ہیں جسکا **حاصل مطلب** یہ ہے کہ قسم ہے ارواح مفارقہ کی جو نکلتی ہیں ابدان سے
بشدت وقوت اور پہیلتی ہیں عالم ملکوت میں اور سیر کرتی ہیں اوس عالم میں پہر پہونچ جاتی ہیں
حظائر قدس تک پہر اپنے شرف اور قوت سے جو عطاے الٰہی ہے تدبیر کرتی ہیں عالم کی
باذن الٰہی جب ارواح انبیا و اولیا عالم کی مدبر ٹہیریں تو پہر اونکے ادراکات اور سمع وبصر میں
کیا شبہہ اور تردد رہا البتہ جو اونکے مدبر ومتصرف ہونیکا منکر ہوگا وہ منکر ہے حق تعالی کے
کمال قدرت کا اور عدم تکریم آدم وبنی آدم کا جو نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اور تمام
اہل سنت کا اجماع ہے اس امر پر کہ خواص بشر خواص ملائکہ سے افضل ہیں اور اشرف
تفسیر کبیر امام رازی میں یہ مضمون زیادہ تفصیل کے ساتھہ محرر ہے ثم ان الارواح
البشریۃ الخالیۃ عن العلائق الجسمانیۃ المشتاقۃ الی الاتصال بالعالم العلوی بعد خروجہا
من ظلمۃ الاجساد تذہب الی عالم الملائکۃ ومنازل القدس علی اسرع الوجوہ فی روح وریحان
فعبر عن ذہابہا علی ہذہ الحالۃ بالسباحۃ ثم لاشک ان مراتب الارواح فی النفرۃ عن الدنیا
ومحبۃ الاتصال بالعالم العلوی مختلفۃ فکلما کانت اتم فی ہذہ الاحوال کان سیرہا الی ہناک
اسبق وکلما کانت اضعف کان سیرہا الی ہناک اثقل ولا شک ان الارواح السابقۃ الی
ہذہ الاحوال اشرف فلاجرم وقع القسم بہا ثم ان ہذہ الارواح الشریفۃ العالیۃ لا یبعد ان یکون
فیہا ما یکون لقوتہا وشرفہا یظہر منہا آثار فی احوال ہذا العالم فہی المدبرات امرا الیس ان الانسان

قدیری استاذہ فی المنام ویسألہ عن مشکلہ فیرشدہ الیہا الیس ان الابن قد یری اباہ فی المنام
فیھدیہ الی کنز مدفون الیس ان جالینوس قال کنت مریضا فعجزت عن علاج نفسی فرایت فی المنام
واحدا ارشدنی الی کیفیۃ العلاج الیس ان الغزالی قال ان الارواح الشریفۃ اذا فارقت
ابدانہا ثم اتفق انسان مشابہ للانسان الاول فی الروح والبدن فانہ لا یبعد ان یحصل للنفس المفارقۃ
تعلق بھذا البدن حتی تصیر کالمعاونۃ للنفس المتعلقۃ بذلک البدن علی اعمال الخیر فتسمی تلک المعاونۃ
الھاما ونظیرہ فی جانب النفوس الشریرۃ وسوسۃ **حاصل مطلب** اس عبارت کا
یہ ہے کہ جب اللہ تعالے کے مقبول بزرگان دین کی ارواح طیبہ اجسام سے علیحدہ ہوجاتی
ہیں تو عالم ملائکہ کی طرف دوڑتی ہیں جسکو سیاحت کہتے ہیں پھر اسمین شک نہین کہ ان ارواح
کے مراتب آپسمین مختلف اور متفاوت ہوتے ہین بعض ارواح کو دنیاوی امور سے کمال
نفرت ہوتی ہے اور عالم علوی سے ملنے کا شوق نہایت درجہ کا ہوتا ہے اور بعض ارواح
مین یہ دونون امور کم ہوتے ہین بعض مین متوسط مثلاً تو جس روح مین یہہ دونون باتین کامل
درجے کی ہوتی ہین اونکی سیر منازل قدس مین سب سے بڑہی ہوتی ہے جنکی حالت
کم ہوتی ہین اونکی سیر بہی کم ہوتی ہے جنکی حالت متوسط ہے وہ سیر مین بہی متوسط ہوتی ہین
جنکی سیر سب سے بڑہی ہوتی ہے وہ سب سے اشرف اور افضل ہین اسیلئے ایسی ارواح
کی قسم کہائی گئی ان ارواح شریفہ کو بسبب اپنی قوت خدا داد و شرافت زیادگی عالم دنیا کی
احوال مین ایک قسم خاص کا تعلق ہوتا ہے اسیوجہ سے وہ مدبرات ہین امور عالم کے
اور یہ امر بدیہیات وجدانیات وقطعیات سے ہی جس مین کوئی شبہہ اور تردد نہین اور
اسپر دلائل اور نظائر کثیر ہین **منجملہ اونکے** شاگرد کبہی اپنے اوستاد کو خواب مین دیکھتا
ہے اور مشکل سوالات پیش کرتا ہے اور اوستاد سے جواب شافی پاتا ہی **بیٹا** کبہی
اپنے باپ کو خواب مین دیکھتا ہے اور اپنی احتیاج ظاہر کرتا ہے باپ اوسی خزانہ بتا دیتا
ہے جب بیٹا حسب نشاندہی کے زمین کہودتا ہے تو خزانہ پاتا ہے **جالینوس** نے کہا کہ

مین بیمار تھا اور اپنے علاج سے عاجز تھا خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص نے مجھے
علاج کی کیفیت اور تدبیر بتائی جس سے مجھے صحت ہوئی **امام غزالی** رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین کہ ارواح طیبہ جب بدان سے جدا ہوتی ہین اور اپنے مماثل کوئی ایسی روح
باقی ہین جسکا تعلق ایسے بدن سے ہوتا ہے جو مماثل ہے اوسی بدن کے جسکے ساتھ اس مبارک
روح کو تعلق تہا تو اوس مبارک روح کو اس بدن سے خاص تعلق پیدا ہوتا ہے جسکی وجہ سے
یہ روح مبارک اوس بدن کی روح کو اعمال خیر مین مدد دیتی ہے علیٰ ہذا القیاس ارواحِ خبیثہ
جب اپنے اجسام سے علیحدہ ہوتے ہین تو اونکا تعلق ایسے ارواح سے ہوتا ہے جو پلیدی مین
اوسکے مشابہ ہین اور اونکو تعلق ایسے بدن سے ہے جو مشابہ اوس بدن کے ہین جس مین
وہ خبیث روح ہے تو یہ خبیث روح اعمال خبیثہ مین اس روح کو خوب مدد دے سکتی ہے

ساتوین آیت فلا اقسم بالشفق واللیل وما وسق والقمر اذا اتسق
لترکبن طبقا عن طبق **مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب** رحمۃ اللہ علیہ
اس آیت کی تفسیر مین لکھتے ہین این ہر سہ چیز یعنی شفق و شب تاریک و ماہ روشن نمونہ سہ
حالت است کہ بر آدمی بعد موت کہ گویا نمونہ غروب آفتاب زندگی است روخواہد
داد **اول** حالتے کہ بمجرد جدا شدن روح از بدن خواہد شد کہ فی الجملہ اثر حیاتِ سابقہ
والفت تعلقِ بدن و دیگر معروفان از ابنائے جنس خود باقی است و آنوقت گویا برزخ است
درمیانِ زندگانی دنیا و استغراق عالم قبر کہ چیزے ازین طرف و چیزے از آنطرف
دارد و بعینہ مثال وقت بقائے شفق است ہنوز تصرفات مخلوقات و آمد شد آنہا منقطع
نگردیدہ و جانداران ہمہ بیدار و حساس و متحرک و در بقایائے اعمال روز مشغول و این حالت
انکشاف و جزائے برخے از نیکیہا و بدیہا است و مددِ زندگان بمردگان دریںحالت زود تر
میرسد و مردگان منتظر لحوق مدد ازین طرف می باشند و چنان گمان می برند کہ ہنوز زندہ ایم
ولہذا در حدیث شریف در احوال قبر واردا است کہ مرد مسلمان در آنجا می گوید کہ دعونی اصلی

یعنی بگذارید مرا تا نماز بجوا آرم و نیز وارد است کہ مردہ در آنحالت مانند غریقے است کہ منتظر فریادرسی مے برد و صدقات و ادعیہ و فاتحہ درین وقت بسیار بکار او می آید و ازینجا است کہ طوائف بنی آدم تا یکسال و علی الخصوص تا یک چلہ بعد موت درین نوع امداد کوشش تمام می نمایند و روح مردہ نیز در قرب موت در خواب و عالم تمثل ملاقات زندگان میکند و مافی الضمیر خود را اظہار می نمایند **دوم حالتے است** کہ بعد از انقطاع تعلق زندگانی بالکلیہ رو می دہد و استغراق عظیم در مشاہدہ کیفیات مکسوبہ خود از نیکی و بدی او را حاصل میگردد و قوامی مدرکہ متصرفہ او ازین عالم گسستہ شدہ بہ آنطرف متوجہ میگردند حس و حرکت معنوی او ازین جہان مطلقاً بیکار میشود و این حالت مثال تاریکی شب است کہ بعد از زوال شفق ہجوم میکند و مردم را خواب و تعطل حواس و حرکات لاحق میگردد و از مالوفات و مکسوبات مطلقاً غافل میشود آرے آن مالوفات و مکسوبات بنا بر انتقال کردہ بباطن جمع میشود و روح آنہا را در صور تہائے نگارنگ مطالعہ می نماید و متلذذ و متالم میگردد و این حالت عوام مردگان است **و بعضے خواص اولیاء اللہ** را کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند درین حالت ہم تصرف در دنیا دادہ و استغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمیگردد و اویسیان تحصیل کمالات باطنی از آنہا می نمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از آنہا می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا در آنوقت ہم مترنم باین مقالات است **مصرعہ** من آیم بجان گر تو آئی بہ تن **سوم حالتیکہ** بعد از حشر و نشر ظہور خواہد کرد مانند ماہتاب ایام بیض کہ حجاب تاریکی دور کردہ نیک و بد آنہا را بانواع اظہار جلوہ گر خواہد نمود الخ **اقول** اس بیانسے مولانا رضی اللہ عنہ کے چند امور واضح ہوئے **اوّل** بعد مرنے کے اثر حیات دنیوی کا باقی رہنا **دوسرے** متعلقات بدنی سے الفت کی بقا **تیسرے** مردونمیں ادراک و شعور کامل کا ثبوت حتی کہ اپنے خویش و اقارب یار دوست جان پہچان والونکو

پہچاننا اور اونسے الفت اور انس رکھنا **چوتھے** نیک عمل کی جزا اور بد اعمال کی سزا کا انکشاف اور ادراک یعنی معلوم کرنا اور پہچاننا **پانچوین** زندے جو فاتحہ خیرات و دعا وغیرہ سے اونکی مدد کرتے ہین اونکو جاننا **چھٹے** اس مدد کا جو زندونکے طرف سے اونکو ہوگی اس کا انتظار جیسے زندہ آدمی امر متوقع کا منتظر رہتا ہے **ساتوین** مردون کا یہ گمان کہ ہم زندہ ہین یعنی مؤمن مسلمان مرنے کے بعد بھی اپنے آپ کو زندہ ہی گمان کرتا ہے اور زندگی کے آثار اوس سے ظاہر ہوتے ہین حتی کہ جب اوسی فرشتے اوٹھاتے ہین تو وہ سورج کو قریب غروب دیکھتا ہے اور بیٹھتا ہے آنکھین ملتا ہوا فرشتے سوال کرنیوالون سے کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو مین نماز پڑھ لون گویا سو کر اوٹھا ہے چنانچہ احادیث صحیحہ مین ایسا ہی وارد ہے مشکوۃ مین

ہے عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا ادخل المیت القبر مثلت لہ الشمس عند غروبها فیجلس یمسح عینیہ ویقول دعونی اصلی رواہ ابن ماجہ

آٹھوین یہ بھی حدیثون سے ثابت ہے کہ مردے زندونکی فریادرسی کے ایسے منتظر رہتے ہین جیسے ڈوبتا ہوا آدمی کہ اوسکی نظر فریادرس کی طرف ہوتی ہے **نوین** مردون کا زندون کی خیرات اور دعا اور فاتحہ وغیرہ سے محظوظ و منتفع ہونا اگر ادراک و شعور نہین تو حظ و انتفاع چہ معنی **دسوین** تیجا دسوان سہ ماہی ششماہی برسی ساتت جمعراتین و عرس وغیرہ جو مروج دیار اسلام اور مرسوم و معمول و دستور خواص و عوام ہے اسکی اصل و دلیل وہی احادیث شریفہ ہین جنسے مردونکا انتظار مدد اور فریادرس کی طرف نظر اور اونکا انتفاع اوس مدد سے ثابت اور محقق ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ رسوم مروجہ موافق احادیث کے ہین تو اوسکے جواز و استحباب مین کلام نہین بزعم الفہ منکرین جو اس رسم فاتحہ کو بدعت سیئہ گمان کئے ہوئے ہین یہ اونکی سمجھ کا قصور یا نادانستگی کا فتور ہے **گیارہوین** مُردونکا زندون سے ملاقات کرنا خواب مین اور عالم مثال مین

بارھوین مردون سے اپنے مافی الضمیر یعنے دل کی باتونکا اظہار زندہ بزرگ اگر سمع وادراک وشعور رہو تو ملاقات کا نفع کیا اچھی بات کا کہنا اور دوسرے کی بات کو سننا اور دل کے بھید پر اطلاع دینا اور کسی بات پر خوشی کسی پر ناخوشی کا اظہار یہ سب ادراک وشعور وسماع کے ہین آثار تیرھوین اپنے مالوفات ومکسوبات حسنہ سے متلذذ ہونا کیف وسرور کا پانا اور برے کرتوت سے متالم یعنے رنجیدہ وغمگین ہونا یہ جملہ احوال عام مردون کے ہین خواص انسے ممتاز ہین بوجوہ آوسے بہی سن لیجئے چودھوین خواص اولیاء اللہ جنکو اللہ تعالی نے بنی آدم کی تکمیل اور ارشاد کیواسطے واسطہ بنایا ہے اونکو اپنی قدرت اپنا تصرف اس عالم مین بعد مرنے کے بہی عطا فرمایا ہے وہ بعد انتقال بہی دنیا مین متصرف ہوتے ہین اور اہل دنیا پر حاکم ہین جسطرح زندگی مین متصرف اور حاکم تہے پندرھوین اللہ تعالی نے اونکو ادراک اور حواس مین وہ کمال اور وسعت بخشا ہے کہ اونکا استغراق بوجہ اس کمال اور وسعت کے اسطرف متوجہ ہونے سے مانع نہین ہوتا سولھوین اویسی لوگ (جو مشایخ طریقت سے ایک گروہ ہین) کمالات باطنی کی تحصیل اور تکمیل اونہین اولیاء اللہ کے فیض سے کرتے ہین جو اللہ تعالی کے خواص مقبولین سے ہین بظاہر اونکے پیر طریقت نہین ہوتے بلکہ اونہین اولیاؤن سے جو اس عالم سے رحلت فرما گئے ہین مستفیض ہوتے ہین اور مرتبہ کمال اور قرب کو پہونچتے ہین سترھوین وہ بزرگان دین جنکو یہ مراتب عالیہ ہین اونکی ارواح مقدسہ سے جو کوئی شخص قریب یا دور سے فیض کا خواہان ہوتا ہے اوسکو برابر فیض پہونچتا ہے اور جو حاجتمند اور مستغیث اونسے اپنی حاجت اور مطالب چاہتا ہے یا اونکے وسیلہ سے حق تعالی سے دعا کرتا ہے یا مشکل کے وقت اونکو پکارتا ہے تو وہ اولیاء اللہ تعالی کے اوسکی حاجتین پوری کرتے ہین اوسکی مطلب برآری فرماتی ہین اوسکی فریاد کو پہونچتے اوسکی مشکل کو حل کرتے ہین غرض مقاصد دارین مخلوق کا اونکے ذریعہ سے

خواص اہل اللہ ... صاحب احوال

حق تعالی عطا فرماتا ہے اونکو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ خالق اور مخلوق مین وہ واسطہ
اور وسیلہ ہون **اٹھارہوین** اگر کوئی شخص محبت سے اونکے مزار شریف اور زیارت کا
قصد کرتا ہے تو وہ اپنے کرم اور اکرام ایزدی سے اوسکا اکرام فرماتے ہین اگر طالب
وشائق تن سے اونکی بارگاہ عالم پناہ مین حاضر ہوتا ہے وہ اپنی روح پر فتوح اور جان فیض
توامان سے ملاقات فرماتے ہین اور عطاے دوجہانی سے مالامال کردیتے ہین اور زبان
مجال اونکی بوجہ مساوات حالت حیات وبعد الممات کر اس مضمون کے نغمہ خوان ہوتے ہین
شعر دل وجان سے ملونگا مین اگر تو تن سے آویگا ✦ نہو گا جو تصور مین ترے اس
نور سے پاویگا ✦ **آٹھوین آیت** ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملائکۃ یضربون وجوہھم
وادبارہم وذوقوا عذاب الحریق **نوین آیت** ولو تری اذ الظالمون فی غمرات
الموت والملائکۃ باسطوا ایدیہم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون الخ
دسوین آیت سنعذبہم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم الخ **گیارہوین
آیت** وحاق بآل فرعون سوء العذاب النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا
ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب **بارہوین آیت**
مما خطیئاتہم اغرقوا فادخلوا نارا فلم یجدوا لہم من دون اللہ انصارا
یہہ چند آیتین سپتے کے واسطے مینے لکھدین انکے سوا اور بہی بہت سی آیات شریفہ مین
جو مردون کے حواس اور ادراک کر اور براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ ہین اسیطرح چند
آیات کی تفسیر بعضے کتب تفسیر کے حوالے سے نہایت اختصار کے ساتھ بطور مشتی نمونہ خروارے
مینے لکھین اگر خوف ملال ناظرین نہوتا یا فرصت ومہلت ہوتی تو ہر آیت کے متعلق بہت کچھ
لکھتا آخیر آیتون سے بہی صرف ایک آیت کی تفسیر پیش کرتا ہون باقی کو اوسپر قیاس کرلینا
چاہئے تاکہ واضح ہوجاوے کہ جسطرح شہدا اور اولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
اور عامۂ مومنین صالحین وطالحین ومتوسطین کو بعد مرنے کے ادراک وسماع ودیگر حواس

آٹھوین آیت
نوین آیت
دسوین آیت
گیارہوین آیت
بارہوین آیت

وشعور اس عالم کا اور عالم برزخ کا باقی اور دائم بدستور رہتا ہے اور خویش و اقارب کو پہچانتے ہین اور اونسے اُنس و محبت اور تعلق و الفت رکہتے ہین اور اونسے ہمکلام ہوتی ہین اور اللہ تعالیٰ کے فضل و نعمت سے جو اونپر عالم برزخ مین موافق اون کے اعمال صالحہ کے ہوتا ہے اور اس عالم کے احوال و اعمال نیک پر مطلع ہونے سو متمتع اور محظوظ اور شادان و فرحان اور مسرور ہوتے ہین اسیطرح یہ ادراکات کفار کی ارواح کو بہی حاصل ہین اور عذابِ الٰہی سے متالم اور مخذول ضرور ہوتے ہین **روح البیان** مین ہے وحاق نزل واصاب بآل فرعون اے بفرعون وقومه وعدم التصریح به للاستغناء بذکرهم عن ذکره ضرورة انه اولی منهم بذلک من حیث کونه متبوعًا لهم ورئیسا ضالًا مضلًّا سوء العذاب اے الغرق وهذا فی الدنیا ثم بین تعالی عذابهم فی البرزخ بقوله النار یعرضون اے فرعون وآله علیها اے علی النار ومعنی عرضهم علی النار احراق ارواحهم وتعذیبهم بها من قولهم عرض الاساری علی السیف اذ قتلوا به قال فی القاموس عرض القوم علی السیف قتلهم وعلی السوط ضربهم غدوًا وعشیًّا اے فی اول النهار وآخره **وفی الحدیث** ان احدکم اذا مات عرض علیه مقعده بالغداة والعشی ان کان من اهل الجنة فمن الجنة وان کان من اهل النار فمن النار یقال هذا مقعدک حتی یبعثک الله یوم القیامة یعنی این است جائے تو تا که برانگیزد ترا خدای تعالیٰ بسوے وے در روز قیامت **قال فی عین المعانی** قال رجل للاوزاعی رایت طیرًا لا یعلم عددها الا الله تخرج من البحر بیضاء ثم ترجع عشیًّا سوداء فما هی قال ارواح آل فرعون تعرض وتعود والسواد من الاحراق هذا ما دامت الدنیا ویوم تقوم الساعة وتعود الارواح الی الابدان یقال للملائکة ادخلوا آل فرعون اشد العذاب اے عذاب جهنم فانه اشد مما کانوا فیه فانه للروح والجسد جمیعًا وهو اشد مما کان للروح فقط کما فی البرزخ والاکل الذی یراه المیت بعد موته فی البرزخ هو کالاکل الذی یراه النائم

فی النوم فکما انہ تتفاوت درجات الرؤیا حتی ان منہم من یستیقظ ویجد اثرا شیٔ دالرئی فکذا
تختلف احوال الموتی فالشہداء احیاء عند ربہم کحیاۃ الدنیا ونعیمہم قریب من نعیم الحس ویجوز
ان یکون المعنی ادخلوا آل فرعون اشد عذاب جہنم فان عذابہا الوان بعضہا اشد من بعض
وفی الحدیث اہون اہل النار عذابا رجل فی رجلیہ نعلان من نار یغلی منہما دماغہ ثم فی الآیۃ
دلیل علی بقاء النفس (ای الروح ۱۲) وعذاب القبر لان المراد بالعرض التعذیب فی الجملۃ ولیس المراد انہم
یعرضون علیہا یوم القیامۃ لقولہ بعدہ ویوم تقوم الساعۃ الخ واذا ثبت فی حق آل
فرعون ثبت فی حق غیرہم اذ لا قائل بالفصل وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا یصلی صلوۃ الا و تعوذ بعدہا من عذاب القبر وروی عن سالم بن عبد اللہ
انہ قال سمعت ابی یقول اقبلت من مکۃ علی ناقۃ لی وخلفی شیٔ من الماء حتی اذا مررت
بہذہ المقبرۃ مشیرا الی مقبرۃ مخصوصۃ بین مکۃ والمدینۃ خرج رجل من حفرۃ یشتعل من قرنہ
الی قدمہ نارا واذا فی عنقہ سلسلۃ یشتعل نارا فوجہت الدابۃ نحوہ انظر الی العجب فجعل یقول
یا عبد اللہ صب علی من الماء فخرج رجل من القبر اخذ بطرف السلسلۃ فقال لا تصب علیہ
الماء ولا کرامۃ فمد یدہ حتی انتہی بہ الی القبر واذا معہ سوط یشتعل نارا فضربہ حتی دخل القبر
قال العلماء عذاب القبر ہو عذاب البرزخ اضیف الی القبر لانہ الغالب
والا فکل میت اراد اللہ تعذیبہ نالہ ما ارادہ بہ قبر او لم یقبر بان صلب او غرق فی البحر او احرق
صار رمادا او ذری فی الجو قال امام الحرمین من تفرقت اجزاؤہ یخلق اللہ الحیاۃ
فی بعضہا او کلہا ویوجہ السوال علیہا ویحل العذاب والنعیم ای فی القبر ہو الروح والبدن
جمیعا باتفاق اہل السنۃ قال الیافعی وتختص الارواح دون الاجساد بالنعیم
والعذاب ما دامت فی علیین او سجین وفی القبر یشترک الروح والجسد وفی الاخبار
الصحاح ان بعض الموتی لا ینالہم فتنۃ القبر کالانبیاء والاولیاء والشہداء قال الحکیم
الترمذی اذا کان الشہید لا یفتن فالصدیق اولی بان لا یفتن وہو المتخلع عن صفات النفس

شہید اور صدیق کی تعریف میں حقیقی اعتبار سے نہیں صفات ما بعد ہے ۱۲

والشہید ہو اہل الحضور والصحیح ہو اہل الاستقامۃ فی الدین انتہی مختصرا بقدر الحاجۃ وفی ہذا القدر کفایۃ لمن لہ ادنی درایۃ۔

احادیث و آثار

ضمن تفسیر آیات میں آٹھ حدیثیں گذر چکیں **نویں حدیث** عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالہم اتاہ ملکان فیقعدانہ فیقولان ماکنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فاما المومن فیقول اشہد انہ عبد اللہ ورسولہ فیقال لہ انظر مقعدک من النار قد ابدلک اللہ بہ مقعدا من الجنۃ فیراہما جمیعا واما المنافق والکافر فیقال لہ ماکنت تقول فی ھذا الرجل فیقول لا ادری کنت اقول مایقول الناس فیقال لہ لا دریت ولا تلیت ویضرب بمطارق من حدید ضربۃ فیصیح صیحۃ یسمعہا من یلیہ غیر الثقلین متفق علیہ ولفظ للبخاری **دسویں حدیث** عن عایشۃ رضی اللہ عنہا ان یہودیۃ دخلت علیہا فذکرت عذاب القبر فقالت لہا اعاذک اللہ من عذاب القبر فسألت عائشۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشۃ فما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد صلی صلوۃ الا تعوذ باللہ من عذاب القبر متفق علیہ **گیارہویں حدیث** عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبر المیت اتاہ ملکان اسودان ازرقان یقال لاحدہما المنکر وللآخر النکیر فیقولان ماکنت تقول فی ھذا الرجل فیقول ہو عبد اللہ ورسولہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ہذا ثم یفسح لہ

قبرہ سبعون ذراعا فی سبعین ثم ینور لہ فیہ ثم یقال نم فیقول ارجع الی اہلی
فاخبرھم فیقولان نم کنومۃ العروس الذی لا یوقظہ الا احب اھلہ الیہ
حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذلک وان کان منافقا قال سمعت الناس یقولون
قولا فقلت مثلہ لا ادری فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ذلک فیقال
للارض التئمی علیہ فتلتئم علیہ فتختلف اضلاعہ فلا یزال فیہا معذبا حتی
یبعثہ اللہ من مضجعہ ذلک رواہ الترمذی **بارہویں حدیث**[۱۲] عن البراء

بارہویں حدیث ۱۲

بن عازب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتیہ ملکان فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک
فیقول ربی اللہ فیقولان لہ ما دینک فیقول دینی الاسلام فیقولان ما ہذا الرجل الذی بعث فیکم
فیقول ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولان لہ وما یدریک فیقول قرأت کتاب اللہ
فآمنت وصدقت فذلک قولہ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت الآیۃ
قال فینادی منادٍ من السماء ان صدق عبدی فافرشوہ من الجنۃ والبسوہ من الجنۃ وافتحوا لہ
بابا الی الجنۃ فیفتح قال فیاتیہ من روحہا وطیبہا ویفسح لہ فیہا مد بصرہ واما الکافر فذکر موتہ قال ویعاد
روحہ فی جسدہ ویاتیہ ملکان فیجلسانہ فیقولان من ربک فیقول ہاہ ہاہ لا ادری فینادی منادٍ
من السماء ان کذب فافرشوہ من النار والبسوہ من النار وافتحوا لہ بابا الی النار قال فیاتیہ
من حرہا وسمومہا ویضیق علیہ قبرہ حتی تختلف فیہ اضلاعہ ثم یقیض لہ اعمی اصم معہ مرزبۃ من
حدید لو ضربت بہا جبل لصار ترابا فیضربہ بہا ضربۃ یسمعہا ما بین المشرق والمغرب الا الثقلین
فیصیر ترابا ثم یعاد فیہ الروح رواہ احمد وابو داؤد **تیرہویں حدیث**[۱۳] عن ابی سعید

تیرہویں حدیث ۱۳

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسلط علی الکافر فی قبرہ تسعۃ وتسعین[۹۹] تنینا تنہشہ وتلدغہ
حتی یقوم الساعۃ لو ان تنینا منہا نفخ بالارض ما انبتت خضرا رواہ الدارمی وروی الترمذی
نحوہ وقال سبعون بدل تسعۃ وتسعون ہذا کلہ من المشکوۃ **چودہویں حدیث**[۱۴]

چودہویں حدیث ۱۴

مواہب لدنیہ امام قسطلانی اور تاریخ خلاصۃ الوفا میں ہے

عن علی کرم اللہ وجہہ قال قدم علینا اعرابی بعد ما دفنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بثلثۃ ایام فرمی نفسہ علی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وحثی من ترابہ علی راسہ وقال یا رسول اللہ قلت فسمعنا قولک و
وعیت عن اللہ تعالی ما وعینا عنک وکان فیما انزل اللہ علیک
ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم
الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما وقد ظلمت نفسی وجئتک تستغفر لی فنودی من القبر انہ
قد غفر لک **پندرہوین حدیث عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا بلغتہ
کذا فی الشفا للقاضی عیاض رضی اللہ عنہ **ترجمہ شفاء قاضی عیاض** رضی اللہ عنہ مین ہے بروایت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص درود شریف پڑہیگا مجہپر میری قبر کے
پاس اگر تو مین خود اوسکو سنونگا اور جو شخص مجہپر درود پڑہیگا دور سے تو اوسے پہونچایا جاونگا
مین بواسطہ فرشتون کے وہ میرے پاس پہونچیگی اس سے صاف معلوم ہوا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سماع ثابت ہی بہ نسبت درود خوان کے بلا واسطہ
اور جب درود شریف کی نسبت ثابت ہوا تو جمیع عرض معروض کی نسبت بہی ثابت ہوگا
چنانچہ اس سے قبل کی حدیث قصہ اعرابی مین اسپر شاہد عدل ہے اور جب حضور کی
نسبت یہ کمال ثابت ہوا کہ قریب والونکی باتین سب سنتے ہین تو اولیاء کے واسطے
بہی یہ کمال بہ تبعیت حضور بالضرور ثابت ہوگا بنا بر قضیہ متفق علیہا عند الاولیاء کل مقام
کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجوز ان یکون لخواص امتہ مالم یرد نقل بخلافہ کما فی المیزان
کبری للشعرانی اور یہ کہنا میرا بہی تنزلا ہے ورنہ جب سماع موتی عموما ثابت ہو ہر ناقص و
کامل بلکہ ہر مومن وکافر کے لئے بہی جیسا کہ احادیث وآیات سابقہ سے متعدد برہان اسپر
گذر چکی اور آیندہ بہی آتی ہین انشاء اللہ تعالی تو اب اسکی چندان ضرورت نہین کہ

پندرہوین حدیث ۱۵

بواسطہ تبعیت خواص کے لئے یہ کمال ثابت کیا جاوے اور نیز یہ طریق استدلال میں
معتقدین ومخلصین اولیا کے واسطے ہے نہ منکرین کے واسطے بلکہ اونکے اوپر صریح دلائل
اصول شرع حجت ہیں جیسے حدیث ابی ہریرہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بسند جید
اور طرق متعددہ سے مروی اور ثابت ہے **شفاء الاسقام** میں **علامہ سبکی**
بعد ذکر کرنے اون احادیث کے جن سے درود وسلام کا پیش کیا جانا ثابت ہے لکھتے ہیں
کان مقصودنا بجمیع ہذہ الاحادیث بیان العرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان المراد بہ التبلیغ
من الملائکۃ وہذا فی حق الغائب بلا اشکال **واما فی حق الحاضر عند القبر** فہل یکون
کذلک او یسمعہ بغیر واسطۃ ورد فی ذلک حدیثان **احدہما مَن صلّٰی عَلَیَّ عند قبری سَمِعتُہ** ومن
صلّٰی نائیاً بلغتہ الخ ایسا ہی **الجوہر المنظم** فی زیارۃ القبر المکرم میں **امام**
محقق ابن حجر تحریر فرماتے ہیں ومن اعظم فوائد الزیارۃ ان زائرہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا صلّٰی وسلم علیہ عند قبرہ سَمِعَہ سماعاً حقیقیاً ورد علیہ من غیر واسطۃ وناہیک بذلک بخلاف
من یصلّی او یسلم من بعد فان ذلک لا یبلغہ ولا یسمعہ الا بواسطۃ **والدلیل علی ذلک**
احادیث کثیرۃ ذکرتہا فی کتابی السابق ذکرہ **منہا** ما جاء عنہ صلی اللہ علیہ وسلم
بسند جید **مَن صلّٰی عَلَیَّ عند قبری** سَمِعتُہ ومن صلّٰی علیّ من بعید اُبلغتہ (الی قولہ)
انہ صلی اللہ علیہ وسلم یُبلَّغ الصلوۃ والسلام اذا احد من بعد ویسمعہا اذا کانا عند قبرہ الشریف
بلا واسطۃ انتہٰی ایسا ہی **الدر المنیفۃ فی الزیارۃ المصطفویۃ** میں **ملا علی**
قاری رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں ومن اعظم فوائد الزیارۃ ان زائرہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا صلی وسلم علیہ عند قبرہ سمعہ سماعاً حقیقیاً ورد علیہ من غیر واسطۃ بخلاف من یصلی
ویسلم علیہ من بعید فان ذلک لا یبلغہ الا بواسطۃ لما جاء عنہ صلی اللہ علیہ وسلم بسند جید
من صلّٰی علی عند قبری سمعتہ ومن صلّٰی علیّ من بعید اُبلغتہ اور **شیخ محمد بن**
عبد الباقی زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں **روی**

الخطیب عن ابی ہریرۃ مرفوعًا من صلی علیّ عند قبری سمعتہ ومن صلی علیّ
نائیا وکل اللہ بہا ملکًا یبلغنی و رواہ الدیلمی بلفظ نائیا ابلغتہ فظاہرہ ان محل تبلیغہ نائیا
مالم یکن المصلی عند القبر الشریف والا سمعہ بنفسہ قال الشہاب ابن حجر فی فتاواہ
والذی یظہر ان المراد بالعندیۃ ان یکون فی محل قریب من القبر بحیث یصدق علیہ عرفا انہ عندہ
وبالبعد عنہ ما عدا ذلک وان کان بمسجدہ وفی القول البدیع اذا صلّٰی المصلی عند
قبرہ الشریف سمعہ بلا واسطۃ سواء کان لیلۃ الجمعۃ او غیرہا انتہی تنزیہ الشریعہ
عن الاحادیث الموضوعہ میں ابن عراق لکھتے ہیں حدیث ابی ہریرۃ
من صلّٰی علیّ عند قبری سمعتہ اخرجہ البیہقی من ہذا الطریق وتابع السدی
عن الاعمش ابو معاویۃ واخرجہ ابو الشیخ فی الثواب قلت وسندہ جید
کما نقلہ السخاوی عن شیخہ الحافظ ابن حجر ولہ شواہد من حدیث ابن مسعودؓ و
وابن عباسؓ وابی ہریرۃ اخرجہا البیہقی ومن حدیث ابی بکر الصدیقؓ
اخرجہ الدیلمی ومن حدیث عمار اخرجہ العقیلی من طریق علی بن القاسم انتہی سولھوین
حدیث عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما ہو زوجی وابی فلما دفن عمرؓ معہم فواللہ ما دخلتہ الا وانا
مشدودۃ علیّ ثیابی حیاء من عمر رواہ احمد ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
فرماتی ہین کہ مین حضور کی قبر شریف پر جو میرے گھر کے اندر تھی بے چادر اوڑھے جایا کرتی تھی
اس خیال سے کہ یہان کوئی اجنبی شخص نہین ہے صرف میرے شوہر اور میرے باپ ہین
جب ان کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ دفن ہوئے تو قسم خدا کی مین کبھی بے چادر کے زیارت
شریف پر نہین گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شرم کے مارے انتہی اگر ظاہر کے مری ہوونکو
ادراک وشعور اور سمع وبصر کامل نہین ہے تو ان سے پردہ اور حیا کرنیکی کیا وجہ اس سے
معلوم ہوا کہ موتی کے لئے حیات ثابت ہوا اور جب حیات ثابت ہوئی تو جو لوازم حیات ہین

یعنی سماع و ابصار و ادراک و قول وغیرہا سب ثابت ہوئی غایت مافی الباب یہ ہے
کہ اونکے قول اور چیخ کو اس عالم کے لوگون مین سے ہر شخص نہین سنتا جیسا کہ سابقاً گذرچکا
کہ کافر کو جب فرشتے لوہے کا گرز ناری مارتے ہین تو وہ زور سے چیخ مارتا ہے اور
سوائے جن وانس کے باقی سب مخلوق اوسے سنتی ہین اور جب حیات و سماع و ابصار
وغیرہ ثابت ہوا تو جو جو امور اسپر متفرع ہین جیسے حیا و ادب بزرگ موتی کے ساتھہ وہ
سب شرعاً ثابت ہونگے جیسا کہ اوسپر یہ حدیث صراحۃً ناطق ہے اس حدیث کے تحت
شیخ عبدالحق محدث دہلوی لمعات شرح مشکوۃ مین لکھتے ہین
اوضح دلیل علی حیوۃ المیت وعلی انہ ینبغی احترام المیت عند زیارتہما امکن لاسیما الصالحین
بان یکون فی غایۃ الحیاء والتادب بظاہرہ و باطنہ فان للصالحین ربوۃ ظاہرا بالعنایۃ
لزوارہم وبحسب ادبہم ونیتہم وقبولہم انتہی **یعنی یہ حدیث** خوب واضح دلیل اور
کھلی ہوئی برہان ہے مردے کی زندگی پر اور دلیل اسبات کی کہ جہانتک ممکن ہو زیارت
کے وقت مردے کی تعظیم چاہیے خصوصاً صالحین یعنی اولیاء اللہ کی زیارت مین تو نہایت
ادب اور حیا و شرم کا برتاؤ چاہیئے ظاہر و باطن مین اسلئے کہ جسقدر زیادہ ادب ہوگا
اوسیقدر زیادہ اوسے فیض حاصل ہوگا اونکی مدد شامل حال ہوگی زائر کے حق مین
کیونکہ اولیاء اللہ کی توجہ اور امداد زائرین کے حال پر موافق اونکی نیت اور اخلاص
و محبت کے ہوتی ہے اور موافق مرتبے قبولیت عند اللہ اون اولیاء اللہ کے کہ
جیسا اللہ تعالی کے نزدیک اونکی قبولیت اور مرتبہ ہوگا اوسیکے مناسب اونکے آستانہ
فیض نشانہ سے حاضرین پر عنایت اونکی مبذول ہوگی مثلاً جو ولی اللہ تعالی کے ایسے ہین
کہ اللہ تعالی کے نزدیک اونکا مرتبہ زیادہ ہے بہ نسبت بعض اولیاء کے اور قبولیت
اونکی عند اللہ بڑہی ہوئی ہے تو اونکی مدد اونکا فیض اونکی زیارت کرنیوالون کو زائد پہونچیگا
جیسے حضرت قطب عالم غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت خواجۂ عالم خواجہ نقشبند

مشکلکشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت قیوم رحمانی امام ربانی حضرت مجدد و منور الف ثانی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اور حضرت سلطان الاولیاء بادشاہ ہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
ترجمہ مع توضیح سترہوین حدیث مسند امام اعظم رضی اللہ عنہ مین ہے کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا خرج الی المقابر قال السلام علی اھل الدیار من المسلمین وانا ان شاء اللہ
بکم لاحقون نسال اللہ لنا ولکم العاقبۃ اور بعضی روایتون مین السلام علیکم ہے اور
اور یہہ حدیث اور مضمون اسکا تمام صحاح ستہ وغیرہا مین ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
جب صحابہ کرام نے طریقہ سلام کا مردون پر دریافت کیا تو حضور نے اسطرح اونکو تعلیم فرمایا یعنی مردونکو
اب کے ساتھہ مثل زندونکے اور یہہ خطاب حقیقی ہے نہ صوری جیسے ٹیلہ یا درخت وصحرا کو شعرا مخاطب کیا کرتے
ہین بلکہ مبنی ہے اونکی سماع اور ادراک وشعور پر اور اسیواسطے وہ جواب سلام بھی دیتے ہین جیسے کہ سابقًا گذرا
سیاتی ایضًا انشاء اللہ تعالیٰ اور اسی بنا پر حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی
عبد الرحمن کو خطاب کر کے یہہ فرمایا واللہ لو حضرتک ما دفنت الا حیث مت ولو شھدتک
ما زرتک جیسا کہ ترمذی شریف باب زیارۃ القبور للنساء مین ہے اٹھارہوین حدیث امام
محقق جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مستطاب شرح الصدور کے باب زیارۃ القبور وعلم
الموتیٰ بزوارہم ورویتہم مین لکھتے ہین عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما من رجل یزور قبر اخیہ ویجلس عندہ الا استانس ورد علیہ حتی یقوم ترجمہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کی قبر کی زیارت
کو جاتا ہے اور قبر کے پاس بیٹھتا ہے تو مردہ کو اوس سے اونس ہوتا ہے اور اوسکی بات
کا اور سلام کا جواب دیتا ہے اس حدیث سے عموماً ہر مسلمان
کے مردے کا علم اور سماع اور اپنے زیارت کرنیوالے اور قبر پر آنیوالے

اور قبر پر آنیوالے کو پہچاننا اور اپنے جان پہچان والے کے ساتھ اوسکا مانوس ہونا اور اوسکے سلام
اور بات کا جواب دینا ثابت ہے اور ایسا ہی احادیث آئندہ سے یہ مضمون زیادہ روشن ہے اور جب

ف ۱۹ انیسوین حدیث

عام مردوں کا یہ حال تو خواص اور اہل اللہ کا کیا پوچھنا انیسوین حدیث اخرج البیہقی فی
شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال اذا مر الرجل بقبر یعرفہ فیسلم علیہ رد علیہ

ف ۲۰ بیسوین حدیث

السلام وعرفہ واذا مر بقبر لا یعرفہ فسلم علیہ رد علیہ السلام بیسوین حدیث
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یمر
بقبر اخیہ المومن کان یعرفہ فی الدنیا فیسلم علیہ الا عرفہ ورد علیہ السلام

ف ۲۱ اکیسوین حدیث

رواہ ابن عبد البر فی الاستذکار وصححہ عبد الحق اکیسوین حدیث عن ابی ہریرۃ رضی
اللہ عنہ قال قال ابو رزین یا رسول اللہ ان طریقی علی موتی فہل من کلام اتکلم
بہ اذا مررت بہم قال قل السلام علیکم یا اہل القبور من المسلمین والمومنین انتم لنا
سلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون قال ابو رزین یا رسول اللہ یسمعون
قال یسمعون ولا یستطیعون ان یجیبوا قال یا ابا رزین الا ترضی ان یسلم علیک بعددہم من الملائکۃ

ف ۲۲ بائیسوین حدیث

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یستطیعون ان یجیبوا ای جوابا یسمعہ الجن والانس فہم یردون حیث لا یسمع
بائیسوین حدیث اخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی مصعب بن عمیر حین رجع من احد فوقف علیہ وعلی اصحابہ فقال اشہد انکم
احیاء عند اللہ فزوروہم وسلموا علیہم فوالذی نفسی بیدہ لا یسلم علیہم
احد الا ردوا علیہ الی یوم القیامۃ واخرج الحاکم وصححہ البیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن

ف ۲۳ تیئسوین حدیث

النبی صلی اللہ علیہ وسلم تیئسوین حدیث روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال آنس ما یکون المیت فی قبرہ اذا زارہ من کان یحبہ فی دار الدنیا

۲۴ چوبیسوین حدیث

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کا محبوب (یعنی جس سے مردہ دنیا مین محبت رکہتا تہا) اوسکی قبر پر اوسکی زیارت کیواسطے جاتا ہے تو اوس میت کو اوس محبوب سے زیادہ انس ہوتا ہے بہ نسبت اورون کے **چوبیسوین حدیث** عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ انہ مر بالبقیع فقال السلام علیکم یا اہل القبور اخبار ما عندنا ان نساءکم قد تزوجن ودیارکم قد سکنت واموالکم قد فرقت فاجابہ ہاتف یا عمر بن الخطاب اخبار ما عندنا ان ما قدمناہ فقد وجدناہ وما انفقناہ فقد ربحناہ وما خلفناہ فقد خسرناہ۔ یعنی خلیفہ راشد ثانی امیر المومنین فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ مدینہ شریف کے قبرستان مین جسکا نام بقیع ہے گذری اور فرمایا اے قبر والو تمپر سلام ہمارے یہان کی یہہ خبر ہے کہ تمہاری بی بیان جو بیوین تہین دوسرے شوہرونکے نکاح مین آگیئن اور جو تمہارے گہر تہے وہ دوسرونکی سکن بن گئے اور جو تمہارے مال تہے وہ لوگون کی تقسیم مین آگئے تو ایک شخص نے اون قبر والون مین سے آواز دیا اور حضرت عمرؓ کی بات کا جواب اسطرح ادا کیا کہ اے عمر بن خطاب ہمارے یہان کی یہ خبرین ہین کہ جو ہمنے سکئے تہے وہ بہر پائے یعنی اپنے اعمال کی جزا پائی اور جو اللہ تعالی کیواسطے خرچ کیا تہا اوسکا ہمنے نفع اوٹہایا اور جو چہوڑ مرے اوسکا ٹوٹا ہمارے آگے آیا **پچیسوین حدیث** اخرج الحاکم فی تاریخ نیشاپور والبیہقی وابن عساکر فی تاریخ دمشق عن سعید بن المسیب قال دخلنا مقابر المدینۃ مع علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ فنادی یا اہل القبور السلام علیکم ورحمۃ اللہ تخبرونا باخبارکم ام تریدون ان نخبرکم قال فسمعنا صوتا من داخل القبر وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المومنین خبرنا عما کان بعدنا فقال علی رضی اللہ عنہ اما ازواجکم فقد تزوجن واما اموالکم فقد اقتسمت والاولاد فقد حشروا فی زمرۃ الیتامی والبناء الذی شیدتم فقد سکنہا اعداؤکم فہذہ اخبار ما عندنا فما اخبار ما عندکم فاجاب میت قد تخرقت الاکفان وانتثرت الشعور وتقطعت الجلود

۲۵ پچیسوین حدیث

وسالت الاحداق علی الخدود وسالت المناخر بالقیح والصدید وماقدمناہ وجدناہ وماخلفناہ خسرناہ ونحن مرتہنون بالاعمال ترجمہ سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہملوگ حضرت امیر المومنین خلیفہ راشد رابع علی کرم اللہ وجہہ کے سنگ ساتھہ مدینہ شریف کے قبرستان مین گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند فرمایا کہ ای قبر والو تمپر سلام اور اللہ تعالی کی رحمت تم اپنی خبرین ہمین سناتی ہو یا چاہتے ہو کہ ہم اپنے یہان کی خبرین تمہین سنائین ڈرلوای نے کہا یعنی سعید بن المسیب رض قبر کے اندر سے آواز آئی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ای بادشاہ ایمان والون کے آپ ہمارے بعد کی خبر سنائیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہاری بی بیان دوسرونکی بی بیان ہوگئین تمہارے مال تقسیم ہوگئے تمہاری اولاد یتیمون کے زمرے مین محسوب ہوگئی جن مکانون کی تمنے مضبوطی کی تہی اونمین تمہارے دشمن آباد ہوے یہہ خبر ہمارے یہان کی ہی تمہارے یہان کی کیا خبر ہے ایک مردہ قبر مین سے بولا کہ کفن سب گل سڑ گئے بال جہڑ پڑے کہالون کے ٹکڑی اوڑ گئے آنکہین بہکر رخسار وںپر آگئین ناکین پیپ ولہو ہوکر بہ گئین جو کر توت ہمنے کئے تہے وہ سب آگے آئے جسمین ہمنے کوتاہی کی وہی ٹوٹے کا باعث ہوا ہم سب اپنی اپنی کمائی کے قید مین ہین انتہی ان دونون حدیثونسی مردونکا اپنی زیارت والونکو خوب اچہی طرح پہچاننا اور کامل ادراک و شعور اور سماع کا ہونا اور جواب سلام وغیرہ کا دینا اور بی تکلف ٹہکانی اور پتہ کی باتین کرنی سب ثابت ہین چہبیسوین حدیث عن العطاف بن خالد قال حدثتنی خالتی قالت رکبت یوما الی قبور الشہداء وکانت لاتزال تاتیہم قالت فنزلت عند قبر حمزۃ رضی اللہ عنہ فصلیت عندہ ومافی الوادی داع ولامجیب فلما فرغت من صلاتی قلت السلام علیکم فسمعت رد السلام علی یخرج من تحت الارض اعرفہ کما اعرف ان اللہ خلقنی وکما اعرف اللیل والنہار فاقشعرت کل شعرۃ منی رواہ ابن جریر فی تہذیب الآثار والبیہقی فی دلائل النبوۃ حاصل مطلب عطاف بن خالد کی خالہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر شریف پر

حاضر ہوئین اور السلام علیک کہا تو قبر مین سے آواز آیا جواب سلام کا اور وہ فرماتی ہین کہ مجھکو اسکا ایسا یقین ہے جیسے اللہ تعالی کے خالق ہونیکا اور جسطرح مجھے یقین ہے دن اور رات کا اس حدیث کو روایت کیا ابن جریر نے تہذیب الآثار مین اور امام بیہقی نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ مین نیز انہین سے روایت ہے کہ وہ شہدا کی زیارت کیواسطے گیئن قالت ولیس معی الا غلامان یحفظان علی الدابۃ فسلمت علیہم فسمعت رد السلام وقالوا واللہ انا نعرفکم کما یعرف بعضنا بعضا یعنی مین نے شہیدونکی قبر پر جاکر سلام کیا تو اونہون نے جواب دیا اور یہ بھی کہا کہ خدا کی قسم ہم تمکو ایسا پہچانتے ہین جیسا کہ آپس مین ہمارا ایک دوسرے کو پہچانتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مردونکو جو سماع وادراک ہے وہ زندون اور مردون سب کی نسبت عام ہے بخلاف سماع وادراک زندونکے کہ زندون ہی کے ساتھہ خاص ہے مردونکی بات نہین سنتے اور مردے زندہ و مردہ سب کی باتین سنتے ہین اور سب کو پہچانتے ہین اور جانتے ہین اور سب کی باتین سمجھتے ہین اور سب کا جواب دیتے ہین اور زندون سے بھی کلام اور باتین کرتے ہین جیسے مردون سے **ستائیسوین حدیث** عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زار قبور الشہداء باحد فقال اللہم ان عبدک ونبیک یشہد ان ہولاء شہداء وان من زارہم او سلم علیہم الی یوم القیامۃ ردوا علیہ رواہ البیہقی فی الدلائل **ترجمہ** نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد کی زیارت کو تشریف لیگئے تو فرمایا یا اللہ تعالی مین گواہی دیتا ہون کہ یہ لوگ شہید ہین اور جو شخص انکی زیارت کو آویگا اور انپر السلام علیکم کہیگا قیامت تک تو یہہ اوسکا جواب دینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردونکو سماع اور ادراک دائمی ہے ورنہ جب سے مرے قیامت تک ہر شخص کے سلام کا جواب کیونکر دیتے ہین اور دینگے پس معلوم ہوا کہ یہہ سماع اور ادراک اونکو جو اللہ تعالی نے زندونکی بات کا عطا فرمایا ہے مخصوص و مقید کسی وقت خاص کے ساتھہ نہین بلکہ ہمیشہ ہمیشہ ثابت اور متحقق ہے **اٹھائیسوین حدیث** اخرج البیہقی عن الواقدی

قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزور الشہداء باحد فی کل حول واذا بلغ الشعب رفع صوتہ فیقول
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار ثم ابوبکر رضی اللہ عنہ کل حول یفعل مثل ذلک ثم عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ ثم عثمان رضی اللہ عنہ وکانت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تاتیہم وتدعو وکان سعد بن ابی وقاص یسلم علیہم ثم یقبل علی اصحابہ فیقول الا تسلمون علی قوم
یردون علیکم السلام وکانت فاطمۃ الخزاعیۃ تقول لقد رایتنی وغابت الشمس بقبور
الشہداء ومعی اخت لی فقلت لہا تعالی نسلم علی قبر حمزۃ فقالت نعم فوقفنا علی قبرہ فقلنا السلام علیک
یا عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعنا کلاما رد علینا وعلیکن السلام ورحمۃ اللہ حاصل کہیہ حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال اُحد کے شہداء کی زیارت کو تشریف لیجاتے اور بآواز
بلند سلام علیک فرماتے اور اونسے باتین کرتے کہ تمکو جو اعزاز واکرام حاصل ہے یہہ بوجہ تمہارے
صبر کے جو اللہ تعالی کے واسطے تمنے جہاد مین کئے اور کیا اچھے گھر مین تم ہو اسیطرح حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ اونکی زیارت کو ہر سال جاتے اور باتین کرتے پھر اونکے بعد حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ اونکے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بھی یہی معمول رہا کہ ہر سال وہان جاکر اون
شہداسے سلام وکلام فرماتے اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی وہان جاتین اور دعا
کرتین اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا دستور تہا کہ شہداء اُحد پر سلام علیک کرتے پھر اپنے یارونسے
فرماتے کہ تم کیون نہین سلام کرتے ایسی قوم پر جو تمہارے سلام کا جواب دیتی ہین اور فاطمہ خزاعیہ
فرماتی ہین کہ ہم شام کے وقت کہ آفتاب ڈوب چکا تہا شہداء اُحد کے مزارات پر حاضر ہوئین اور میری
بہن ساتہہ تہی مینے اوس سے کہا کہ آؤ ہم تم حضرت سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر سلام کر آئین
اونے کہا اچہا تو ہم اونکی قبر مبارک پر جاکر کہڑی ہوئین اور اسیطرح سلام کیا کہ اے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے چچا آپ پر سلام تو اونہون نے قبر میں سے ہمارے سلام کا

جواب دیا اور سمجھنے اونکا کلام سنا کہ اونہون نے ایسا فرمایا کہ تمپر سلام اور اللہ تعالی کی رحمت

اونتیسوین حدیث اخرج ابن سعد عن سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ انہ کان
یلازم المسجد ایام الحرۃ والناس یقتتلون قال فکنت اذا حانت الصلوۃ اسمع اذانا یخرج
من قبل القبر یعنی القبر النبوی **وقال الزبیر بن بکار** فی اخبار المدینۃ عن بکر بن محمد انہ لما کان ایام
الحرۃ ترک الاذان فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ ایام وخرج الناس الی الحرۃ وجلس سعید
بن المسیب فی المسجد قال فاستوحشت فدنوت من قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما حضرت الظہر سمعت
الاذان فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلیت رکعتین ثم سمعت الاقامۃ فصلیت الظہر ثم جلست
حتی صلیت العصر سمعت الاذان فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم سمعت الاقامۃ ثم لم ازل اسمع الاذان
والاقامۃ فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی مضت الثلاثۃ وقتل ودخلوا المسجد وعاد المؤذنون فاذنوا فسمعت الاذان
فی قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم اسمعہ **واخرج ابو نعیم فی دلائل النبوۃ** عن وجہ آخر عن سعید بن المسیب قال لقد رأیتنی
لیالی الحرۃ وما فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیری ما یاتی وقت صلاۃ الا سمعت الاذان من القبر ثم اتقدم فاقیم
وان اہل الشام یدخلون زمرا زمرا فیقولون انظروا الی ہذا الشیخ المجنون **اقول** اس حدیث شریف سے حیات النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وحیات الاولیا ثابت ہوا اور اونکا سماع کامل اور ادراک کامل اور زندونکی طرح اعمال جب ہی سے
کہ جس زمانہ مین یزید پلید کا لشکر اہل شام کا مدینہ شریف کو لوٹنے کو اور اہل مدینہ صحابہ و تابعین سے لڑنیکو گیا ہوا تھا اور تمام
اہالیان مدینہ منورہ اون ظالمون سے لڑنیکو مقام حرہ مین جو ایک میدان وسیع کا نام ہے گئے ہوئے تھے حضرت سعید بن
المسیب رضی اللہ تعالی عنہ دیوانہ بنکر مسجد نبوی مین رہ گئے اور مسجد شریف مین تین دن تک برابر اذان و اقامت
وجماعت نہین ہوئی بوجہ مشغولی جملہ اہالیان مدینہ کو اون ظالمون کے دفع مین حضرت سعید بن المسیب رضی
اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے متواتر تین روز تک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم

۲۹ اونتیسوین حدیث

وسلم کی قبر انور کے اندر سے اذان واقامت پنجوقتہ سنکر نماز پڑہے جب نماز کا وقت آتا تو مین مزار اقدس سے اذان واقامت کا آواز سنتا تین روز کے بعد جب موذنون نے آکر اذان مسجد شریف مین دین پہر جو مین نے کان لگایا تو قبر اطہر سے اذان واقامت کا آواز سننے مین آیا

تیسوین حدیث - اخرج ابن عساکر فی تاریخہ من طریق الاعمش عن المنہال بن عمرو قال انا واللہ رأیت راس الحسین رضی اللہ عنہ حین حمل وانا بدمشق وبین یدی الراس رجل یقرأ سورۃ الکہف حتی بلغ قولہ تعالی ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا قال فانطق اللہ الراس بلسان ذرب فقال اعجب من اصحاب الکہف قتلی وحملی اگر ادراک و سماع تمہا سنگے ہوی سر اقدس امام حسین مجتبی محبوب خدا و محبوب ختم انبیا علیہم کو تو یہہ جواب و نطق بزبان فصیح کیونکر واقع او رصادر ہوا کہ جب حضرت سید الشہدا نور بنا اللہ سبحانہ وتعالی من انوارہ المقدسۃ ورضی اللہ عنہ وبحرمتہ ارضانا نے یہہ آیہ کریمہ سورہ کہف کی سنی جسکا ترجمہ یہہ ہے (کیا تمہارا یہہ گمان ہے کہ اصحاب کہف اور رقیم ہماری نشانیون مین سے عجیب تھی) تو یہہ فرمایا اپنی زبان مبارک سے کہ میرا واقعہ شہادت کربلا مین اور وہان سے میرے سر کا بے لاشہ کے اوٹہاکر یہان تک لایا جانا اصحاب کہف کے واقعہ سے زیادہ تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے

اکتیسوین حدیث اخرج ابن عساکر عن طریق ابی صالح انہ کان فی زمن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ شاب متعبد قد لزم المسجد وکان عمر بہ معجبا وکان لہ اب شیخ کبیر فکان اذا صلی العتمۃ انصرف الی ابیہ وکان طریقہ علی باب امرأۃ فافتتنت بہ وکانت تنصب نفسہا لہ علی طریقہ فمر بہا ذات لیلۃ فما زالت تغویہ حتی تبعہا فلما اتی الباب وخلت وذہب یدخل فذکر اللہ وخلی عنہ و تمثلت ہذہ الآیۃ علی لسانہ ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ہم مبصرون فخر الفتی مغشیا علیہ فدعت المرأۃ جاریۃ فتعاونتا علیہ فحملتاہ الی بابہ واحتبس علی ابیہ فخرج ابوہ یطلبہ فاذا بہ علی الباب مغشیا علیہ فدعا بعض اہلہ فحملوہ فادخلوہ فما افاق حتی ذہب

ف ۳۰ تیسوین حدیث
حضرت امام حسین کے سر مبارک کا نیزہ پر بولنا دمشق مین سورہ کہف کی ایک آیت پر اور یہہ کہنا بزبان فصیح کہ اعجب من اصحاب الکہف قتلی وحملی یعنی میرا قتل وشہادت اور میرے سر کا کربلا سے اوٹہا لانا اصحاب کہف کے قصہ سے زیادہ تعجب خیز اور عجیب ہے ۱۲

ف ۳۱ اکتیسوین حدیث
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک جوان عابد کا بعد مرنے اور دفن ہونیکے قبر کے اندر سے آواز دینا اور جواب سلام کا دینا اور حضرت عمر کی بات کرنے

من الطيل ماشاء الله فقال له ابوه يا بنی مالک قال خير قال فانی اسئلک بالله فاخبره بالامر قال ای بنی وای آية قرأت فقرأ الآية التی كان قرأها فخر مغشيا عليه فحركوه فاذا هو ميت فغسلوه واخرجوه ودفنوه ليلا فلما اصبحوا رفع ذلک الی عمر رضی الله عنه فجاء عمرؓ الی ابيه فعزاه به وقال الا آذنتنی قال يا امير المؤمنين كان ليلا قال عمرؓ فاذهبوا بنا الی قبره فاتی عمر رضی الله عنه ومن معه القبر فقال عمر يا فلان ولمن خاف مقام ربه جنتان فاجابه الفتی من داخل القبر يا عمر قد اعطانيهما ربی فی الجنة مرتين

خلاصہ مضمون حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم خلیفہ ثانی راشد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین ایک جوان صالح عابد ملازم مسجد تھے اور عمر رضی اللہ عنہ اونکو پسند فرماتے تھے بوجہ اونکی حسن عبادت اور ملازمت مسجد وغیرہ خوبیون کے اون کا انتقال ہوا اسطرح سے کہ ایک عورت کے قریب کی وجہ اللہ تعالی کے ڈر سے اوپر غشی طاری ہوئی یہانتک کہ اوسی حالت مین وہ رخصت ہوگئے اور رات ہی مین اونکو دفن کر دیا سویرے کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی اونکے گھر گئے اور تعزیت فرمائی اور فرمایا تمنے مجھے اونکی نماز جنازہ کیواسطے اطلاع کیون ندی وہ بولے شب کا وقت تھا حضرت فاروق اعظم نے فرمایا تو مجھے اونکی قبر پر لیچلو حضرت عمرؓ مع ہمراہیون کے اوس جوان کی قبر پر تشریف فرما ہوئے اور اوس شخص کا نام لیکر پکارا اور فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالی سے ڈرتا ہے اوسے دو جنتین ملتی ہین (اور غرض اس بات کرنے سے اونکے ساتھ گویا استفسار حال آخرت منظور تھا حضرت عمرؓ کو) قبر کے اندر سے اوس جوان نے یا عمر کہکر حضرت عمرؓ کو پکارا اور حضرت عمرؓ کی بات کا اسطرح جواب دیا کہ بیشک اللہ تعالی نے مجھے دو جنتین عطا فرمائین

تیسوین حدیث عن سعيد بن المسيب ان زيد بن خارجة الانصاری توفی زمن عثمان فسجی ثم سمعوا جلجلة فی صدره ثم تكلم فقال احمد احمد فی الكتاب الاول صدق صدق ابوبكر الصديق الضعيف فی نفسه القوی فی امر الله فی الكتاب الاول صدق صدق عمر بن الخطاب القوی الامين فی الكتاب الاول صدق صدق عثمان بن عفان علی منهاجهم

مضت اربع وبقیت ثنتان اتت الفتن واکل الشدید الضعیف وقامت الساعۃ وسیاتیکم من جیشکم خبر بیر اریس وما بیر اریس قال سعید ثم ہلک رجل من خطمۃ فسجی بثوبہ فسمع جلجلۃ فی صدرہ ثم تکلم فقال ان اخا بنی الحارث بن الخزرج صدق صدق قال البیہقی ہذا اسناد صحیح ولہ شواہد ثم ذکر شواہدہ ثم قال البیہقی وقد روی فی التکلم بعد الموت عن جماعۃ باسانید صحیحۃ واخرج ایضا قصۃ زید بن خارجہ باسانید مختلفۃ ہو وابن ابی الدنیا وابو نعیم فی الدلائل وابن النجار فی تاریخہ پہر نعمان بن بشیر کے باپ کے خط کی نقل کی جس مین زید بن خارجہ کے بعد مرنے کے بہت سے کلام نقل کئے منجملہ اونکے ایہا الناس اقبلوا علی امیرکم واسمعوا واطیعوا فمن تولے فلا یعہدون وما دکان امر اللہ قدرا مقدورا اللہ اکبر ہذہ الجنۃ وہذہ النار وہذہ النبیون والصدیقون سلام علیک یا عبد اللہ بن رواحۃ ہل احسست الی خارجۃ لابیہ ثم خفت صوتہ فسالت الرہط عما سبقنی من کلامہ فقالوا اسمعناہ یقول انصتوا انصتوا فنظر بعضنا الی بعض فاذا الصوت من تحت الثیاب فکشفنا عن وجہہ فقال ہذا احمد رسول اللہ سلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ثم ابو بکر الصدیق الامین خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ضعیفا فی جسمہ قویا فی امر اللہ صدق صدق وکان فی الکتاب الاول ثم اخرجہ البیہقی من وجہ آخر وزاد فیہ وکان ذلک علی تمام سنتین خلتا من امارۃ عثمان فہما اللتین قال ولم ازل احفظ العدۃ للاربع البواقی واتوقع ما ہو کائن فکان فیہن افتراق اہل العراق وخلافہم وارجاف المرجفین وطعنہم علی امیرہم الولید بن عقبۃ قال البیہقی وہذا اسناد صحیح انتہی ملخصا مختصرا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردون کو خصوصا صالحین کو ادراک اور شعور اور واقعات وحوادث گذشتہ اور آیندہ کا علم خوب اچہی طرح ہوتا ہے اور مردے سب کچہہ پہچانتے ہین اور جانتے ہین اور لوگون سے باتین بہی کرتے اور بعضے امور اور واقعات کی اطلاع بہی دیتے ہین اور نصیحتین بہی کرتے ہین اور اونکو امور غیبیہ پر بہی اطلاع ہوتی ہے اور اونکے سامنے منکشف ہوئے ہین جیسا کہ بیان حضرت زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ سے واضح ہوا تینتیسوین حدیث اخرج البیہقی وابن عساکر عن عبد اللہ

بن عبید الانصاری ان رجلا من قتلی مسیلمۃ تکلم فقال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر ا
عثمان الامین اللین الرحیم **چونتیسوین حدیث** واخرج البیہقی وابن عساکر عنہ قال
بینما ہم یوارون القتلی یوم صفین او یوم الجمل اذ تکلم رجل من الانصار من القتلی فقال محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان الرحیم ثم سکت **پینتیسوین حدیث**
واخرج البخاری فی تاریخہ عن عبد اللہ بن عبید اللہ الانصاری قال کنت فیمن دفن
ثابت بن قیس بن شماس وکان اصیب یوم الیمامۃ فلما ادخلناہ قبرہ سمعناہ یقول
محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان امین رحیم فنظرنا الیہ فاذا ہو میت یہانتک
کہ شہید ونکا اپنے مان باپ وغیرہ سے آکر ملاقات کرنا بعد عزت اور کہتم کہلا دن دہاڑے بھی قبرون
اور زندہ ہونا اونکا حیات حسی حقیقی کے ساتھہ جیسے برزخ مین ویسے ہی دنیا مین آنا
بے تکلف اور اپنے بہائی مسلمان کی اعانت اور مدد کرنی اور اونکو اپنے مقاصد اور مطالب کو پہونچانا
اور جنازہ صالحین مین شریک ہونا اور بہائیون کے نکاح کے جلسونمین شرکت بلکہ خود نکاح
پڑہانا اور پہر چلا جانا اور حق تعالے سے اجازت لیکر جہان چاہین جائین اور پہرین اور
انکی امثال حوائج خلق مین سعی وامداد وغیرہا بہی ثابت اور محقق اور کتب احادیث
وسیر مین منقول باسانید صحیحہ اور روایات کثیرہ صریحہ جنکا استقصا دشوار مین یہان
صرف چند روایات پر شرح الصدور امام سیوطی سے اکتفا کرتا ہون ملاحظہ ہو
عن عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمۃ قال بینا رجل بالشام ومعہ زوجتہ وقد کان
استشہد لہ ابن قبل ذالک بما شاء اللہ اذ رأی فارسا قد اقبل فقال لامرأتہ ابنی وابنک
یا فلانۃ قالت لہ اخذ بک الشیطان ابنک قد استشہد منذ حین وانت مفتون فاقبل علی
عملہ واستغفر اللہ ثم نظر ودنا الفارس فقال ابنک واللہ یا فلانۃ ونظرت فقالت ہو واللہ
فوقف علیہما فقال لہ ابوہ الیس قد استشہدت یا بنی قال بلی ولکن عمر بن العزیز توفی فی ہذہ
الساعۃ فاستاذن الشہداء ربہم فی شہودہ فکنت منہم واستاذنت فی السلام علیکما ثم دعا لہما

وانصرف وقد وجد عمر قد توفى تلك الساعة **وعن ابى عبد الله الشامى** قال غزونا الروم
فخرج منا ناس يطلبون اثر العدو فانفرد منهم رجلان قال احدهما فبينا نحن كذلك اذ لقينا
شيخ من الروم فقال ابرزوا فحملنا عليه فاقتتلنا ساعة فقتل صاحبى فرجعت اريد اصحابى
فبينا انا راجع اذ قلت لنفسى ثكلتك امك سبقنى صاحبى الى الجنة وارجع انا هاربا الى اصحابى
وجئت الله فضربته فاخطاته فحملنى وضرب بى الارض وجلس على صدرى وتناول شيئا
معه ليقتلنى فجاء صاحبى المقتول فاخذ بشعر قفاه فالقاه عنى واعاننى على قتله فقتلناه جميعا
وجعل صاحبى يمشى ويحدثنى حتى انتهينا الى شجرة فاضطجع مقتولا كما كان فرجعت الى اصحابى
فاخبرتهم **وعن ابى يوسف الغسولى** قال دخلت على ابراهيم بن ادهم بالشام
فقال لى لقد رايت اليوم عجبا قلت وما ذاك قال وقفت على قبر من هذه المقابر فانشق لى عن شيخ
خضيب فقال لى يا ابراهيم سل فان الله احيانى من اجلك قلت ما فعل الله بك قال لقيت الله
بعمل قبيح فقال لى لقد غفرت لك بثلاث لقيتنى وانت تحب من احبنى ولقيتنى وليس فى صدرك
مثقال ذرة من شراب حرام ولقيتنى وانت خضيب وانا استحيى من شيبة الخضيب ان اعذبها
بالنار قال والتام القبر على الشيخ ثم قال ابراهيم ويحك يا غسولى عامل الله يريك العجائب
وعن هشام المقسابادى عن ابيه عن جده ابى ابراهيم وكان قاضى نيسابور فدخل
عليه رجل فقيل له عند هذا حديث عجيب فقال له يا هذا ما هو قال اعلم انى كنت رجلا نباشا انبش القبور
فماتت امراة فذهبت لاعرف قبرها فصليت عليها فلما جن الليل ذهبت لانبش عنها
وضربت يدى الى كفنها لاسلبها فقالت سبحان الله رجل من اهل الجنة يسلب امراة من
اهل الجنة ثم قالت الم تعلم انك ممن صلى علىّ وان الله عز وجل قد غفر لمن صلى علىّ

چھتیسویں حدیث عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم قال الانبياء
احياء فى قبورهم يصلون رواه البيهقى وغيره من الحفاظ **ترجمہ** حضرت انس رضى الله
عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں

زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں **اقول** جب معلوم ہوا کہ سب انبیاء علیہم السلام قبروں میں زندہ ہیں
تو امام الانبیاء بدرجہ اولیٰ و بطریق اعلیٰ کما سیاتی حدیث شریف سے حیوٰۃ الانبیاء
ثابت ہے اور نیز ثابت ہے کہ اونکو طاعت و عبادت آپکی نعمت اور کیفیت و لذت
بعد وفات بھی حاصل ہے اور حدیث مشہور معراج شریف سے ثابت ہے اس شب میں
کہ تمام انبیاء علیہم السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں بیت المقدس میں
تشریف لائے اور حضور نے اونکی امامت فرمائی اور ہر ایک نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی منقبت و شانِ اعلیٰ و اجل میں خطبے پڑھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے بھی اونکے مناقب جامع بیان فرمائے اور اونکو سنائے **ثم اقول** جب انبیاء علیہم السلام کے
متوسلین اور تابعداروں کی حیات بعد الممات اور سماع و ادراک و شعور کامل اور
امداد و اعانت ثابت اور محقق ہے تو انبیاء علیہم السلام کی حیات و سماع و امداد و اعانت
میں شک اور تردد کا باعث نہیں ہے مگر نافہمی شیخ الانام حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہیں کل من یستمد بہ فی حیاتہ یستمد بہ بعد وفاتہ اگر سمع و ادراک نہیں ہے
تو استمداد کس سے جاوے

سینتیسویں حدیث فی صحیح مسلم

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ مر بموسیٰ صلوات اللہ علیہ
وھو قائم یصلی فی قبرہ **واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ** عن ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبر موسیٰ صلوات اللہ علیہ وھو قائم
یصلی فیہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد اٰتینا موسی الکتاب فلا تکن فی مریۃ من لقائہ

اڑتیسویں حدیث اخرج الترمذی وحسنہ **والحاکم والبیہقی**

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ضرب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خباءہ علی قبر وھو لا یحسب انہ قبر واذا فیہ انسان یقرأ سورۃ الملک
حتی ختمہا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ی المنجیہ ہے المانعۃ تنجیۃ من عذاب القبر **انتالیسوین حدیث عن عکرمۃ**
قال قال ابن عباس رضی اللہ عنہما المومن یعطے مصحفا فی قبرہ یقرأ فیہ مومن کو
قبر مین قرآن شریف عطا ہوتا ہے کہ وہ اوس مین پڑہتا ہے ایک دوسری روایت مین
یہ بھی وارد ہے کہ فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے اوسکے دور کرانیکو **چالیسوین حدیث**
عن طلحۃ بن عبید اللہ قال اردت مالی بالغابۃ فادرکنی اللیل فاویت الی قبر عبد اللہ بن عمرو
بن حزام فسمعت قراءۃ من القبر ما سمعت احسن منہا فجئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فذکرت ذلک لہ فقال ذلک عبد اللہ الم تعلم ان اللہ قبض ارواحہم فجعلہا فی قنادیل
من زبرجد ویاقوت ثم علقہا وسط الجنۃ فاذا کان اللیل ردت الیہم ارواحہم فلا تزال کذلک
حتی اذا طلع الفجر ردت ارواحہم الی مکانہا الذی کانت فیہ۔ **اکتالیسوین حدیث**
عن یزید الرقاشی ان المومن اذا مات وقد بقی علیہ شیئ من القرآن لم تعلمہ بعث اللہ الیہ
ملائکۃ یحفظونہ ما بقی علیہ منہ حتی یبعثہ اللہ من قبرہ **بیالیسوین حدیث** ان الحسن ان
المومن اذا مات ولم یحفظ القرآن امر حفظتہ ان یعلموہ القرآن فی قبرہ حتی یبعثہ اللہ
یوم القیامۃ مع اہلہ **تینتالیسوین حدیث عن عطیۃ العوفی**......
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قرأ القرآن ثم مات قبل ان یستظہرہ
اتاہ ملک یعلمہ فی قبرہ ویلقی اللہ وقد استظہرہ **چوالیسوین حدیث**
ابن ماجہ وغیرہ صحاح مین ہے **عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ**
صلے اللہ علیہ وسلم من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم فاکثروا
علے الصلوۃ فیہ فان صلوتکم معروضۃ علیّ فقال رجل یا رسول اللہ کیف تعرض صلوتنا علیک
وقد ارمت یعنی بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء **پینتالیسوین**
حدیث عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا
الصلوۃ علیّ یوم الجمعۃ فانہ یوم مشہود تشہد الملائکۃ وان احدا لن یصلی

انتالیسوین حدیث

چالیسوین حدیث

اکتالیسوین حدیث قرآن شریف کا حفظ کرنیوالا ...

علی الا عرضت علی صلوۃ حتی یفرغ منہا قال قلت وبعد الموت قال وبعد الموت
ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق مرقاۃ
شرح مشکوۃ ملا علی قاری مین ہے قولہ معروضۃ علی یعنی علی وجہ القبول فیہ
والا فہی دائما تعرض علیہ صلی اللہ علیہ وسلم بواسطۃ الملائکۃ الا عند روضتہ فیسمعہا بحضرتہ
قولہ ان تاکل اجساد الانبیاء وکذلک سائر الاموات ایضا یسمعون السلام والکلام ویعرض
علیہم اعمال اقاربہم نعم الانبیاء یکون حیاتہم علی الوجہ الاکمل انتہی اقول جب تمام انبیاء
علیہم السلام کے واسطے حیات روحی وجسدی حقیقی اکمل حیات دنیوی سے ثابت تو حضرت
خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بدرجہ اولی باوجود تعیص وتخصیص کے حضور کے باب مین کہ
حضور زندہ ہین حق تعالی کی طرف سے رزق پاتے ہین قبر شریف مین نماز پڑہتے ہین جو کوئی حضور پر
سلام و درود بہیجتا ہے وہ پہونچایا جاتا ہے اور حضور خود اوسے سنتے ہین اور جواب فرماتے ہین
تمام امت کے جملہ احوال روزانہ سے خبردار اور عالم اور جب سوائے انبیاء کے
عامۃ مومنین کے واسطے حیات وسمع اور ادراک بعد وفات بلکہ عرض
اعمال بہی اپنے اقارب کے اونپر ثابت تو اولیاء اللہ خصوصا اکابر مشائخ کے واسطے کیوں
بطریق اولی محقق اور مبرہن جس سے مسئلہ استمداد واستغاثہ کا مدعا بدلائل ظاہرہ ثابت
تفسیر روح البیان مین تحت آیہ کریمہ ویکون الرسول علیکم شہیدا
کے مرقوم ہے ومعنی شہادۃ الرسول علیہم اطلاعہ علی رتبۃ کل متدین بدینہ وحقیقۃ
التی ہو علیہا من دینہ وحجابہ الذی ہو محجوب بہ عن کمال دینہ فہو یعرف ذنوبہم وحقیقۃ ایمانہم
واعمالہم وحسناتہم وسیاتہم واخلاصہم ونفاقہم وغیر ذلک بنور الحق وامتہ یعرفون ذلک من
سائر الامم بنورہ علیہ الصلوۃ والسلام انتہی مولانا شاہ عبد العزیز صاحب
اسی آیت کے تحت فتح العزیز مین لکہتے ہین وباشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است
بنور نبوت بر رتبہ متدینین بدین خود کہ کدام درجہ از دین رسیدہ وحقیقت ایمان او چیست وحجابی

که بدان از ترقی محجوب مانده است کدام است پس و میداند گناہانِ شمار او و درجاتِ ایمانِ شمار او و اعمالِ نیک و بد شمار الہٰذا شہادتِ او بحکمِ شرع در حقِ امت مقبول است و از ین است که در روایات آمده که حضرت نبی را بر احوالِ امتیان خود مطلع می سازند که فلانے امروز چنین میکند و فلانے چنان تا روز قیامت انتہی مختصراً **چھیالیسوین حدیث** عن محمد بن المنکدر قال دخلت علی جابر بن عبد اللہ وہو یموت فقلت اقرأ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام **سینتالیسوین حدیث** عن عبد اللہ بن کعب بن مالک عن ابیہ قال لما حضرت کعبا الوفاۃ اتتہ ام البشر بنت البراء بن معرور فقالت یا ابا عبد الرحمن ان لقیت فلانا فاقرأ علیہ منی السلام **اقول** اس سے معلوم ہوا کہ مُردون کی باہم ملاقاتین اور باتین ہوتی ہین زندونکی طرف سے مُردے مُردونکو سلام اور پیغام بھی پہونچاتے ہین اگر سماع نہین ہے تو پیغام و سلام پہونچانیکے کیا معنی **اڑتالیسوین حدیث** عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسنوا اکفان موتاکم فانہم یتزاورون فی قبورہم **اونچاسوین حدیث** عن راشد بن سعد ان رجلا توفیت امرأتہ فرأی نساء فی المنام ولم یر امرأتہ معہن فسألہن عنہا فقلن انکم قصرتم فی کفنہا فہی تستحیی ان تخرج معنا فاتی الرجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انظر ہل الی ثقۃ من سبیل فاتی رجلا من الانصار قد حضرتہ الوفاۃ فاخبرہ فقال الانصاری ان کان احد یبلغ الموتی بلغت فتوفی الانصاری فجاء بثوبین مصبوغین بالزعفران الی آخر الحدیث بطولہ **حاصل مطلب** اس حدیث کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ فیض نشانہ مین ایک صحابی کی بی بی کا انتقال ہوا صحابی نے خواب مین اپنے شہر کی عورتین دیکھین اون مین اپنی بی بی کو نہ دیکھا تو اون عورتون سے اوسکا حال پوچھا اونھون نے کہا کہ تمنے

ف چھیالیسوین حدیث

ف سینتالیسوین حدیث

ف اڑتالیسوین حدیث

ف اونچاسوین حدیث

اوس کے کفن مین کمی کی تہی اسواسطے وہ ہمارے ساتہہ نکلنے مین شرماتی ہے وہ صحابی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض حال کیا اور قصہ
خواب کا نقل کیا حضور نے فرمایا کہ کسی ثقہ امانت دار کی تلاش کرو وہ صحابی ایک انصاری کے
وہان جو قریب انتقال تہے گئے اور اونسے ماجرا بیان کیا اور کہا حضور نے ایسا
فرمایا ہے اور مین اپنی بی بی کو جوڑا بہیجنا چاہتا ہون آپ اوسے لیتے جاوین اور میری بی بی کو دیدینا وہ
انصاری نے کہا اچھا مین پہنچا دونگا اون صحابی نے دو کپڑے رنگین زعفرانی اونکے کفن مین
رکہوا دئے رات مین صحابی نے اون عورتون کو پہر دیکہا اور اونکے ساتہہ اونکی بی بی تہی اور
وہ دونون کپڑے زعفرانی جو انہون نے ہدیہ بہیجا تہا پہنے ہوئے تہی حدیث پوری پچاس
عن ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعمالکم ترد علی
اقاربکم وعشائرکم من اہل الآخرۃ فان کان خیرا فرحوا استبشروا وقالوا اللہم ہذا فضلک
ورحمتک فاتم نعمتک علیہ وآمتہ علیہا ویعرض علیہم عمل المسئی فیقولون اللہم الہمہ
عملا صالحا ترضی بہ وتقربہ الیک **حدیث اکاون** عن ابی لبیبۃ قال لما مات
بشر بن البراء بن معرور وجدت علیہ امہ وجدا شدیدا فقالت یا رسول اللہ لا یزال الہالک یہلک
من بنی سلمۃ فہل تتعارف الموتی فارسل الی بشر بالسلام قال نعم والذی نفسی بیدہ انہم لیتعارفون
کما یتعارف الطیر فی رؤس الاشجار وکان لا یہلک من بنی سلمۃ الا جاءتہ ام بشر فقالت
یا فلان علیک السلام فیقول وعلیک فتقول اقرا علی بشر السلام یعنے جب بشر بن
براء کا انتقال ہوا تو اونکی مان کو نہایت حزن وملال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت مین حاضر ہوکر انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ بنی سلمہ کے لوگ تو آخر ہمیشہ
مرتے ہی جاینگے آپ یہہ فرما دیجئے کہ مردے آپس مین ملاقات بات جان پہچان رکہتے ہین
یا نہین اور کسیکا پیغام لیجا کر پہنچا سکتے ہین کسیکو یا نہین اگر پہنچا سکتے ہون تو مین
بشر اپنے بیٹے کو کسی مردے کی معرفت سلام کہلا بہیجون

فرمایا ہان پہونچا سکتے ہین اور مرے آپس مین ایک دوسرے کو ایسا جانتے پہچانتے
ہین قسم ہے خدا کی جیسا کہ پرند پیڑ پر سے اونکے بچے سے بہتر آپس مین تعارف رکہتے ہین اوسدن
سے ام بشر کا یہہ معمول ٹہر گیا کہ بنی سلمہ کے قبیلہ کا جب کوئی شخص مرنہار ہوتا تو ام بشر
بشر کو اوسکی معرفت سلام کہلا بہیجا کرتین **حدیث باون** عن عبید بن عمیر

حدیث باون

قال اذا مات المیت تلقته الارواح یستخبرونه کما یستخبر الراکب ما فعل فلان
وفلان وذکر الثعلبی من حدیث ابی ہریرۃ مثل ذلک وفی آخرہ حتی انہم
یسئلونه عن ہرۃ البیت جب کوئی شخص مرتا ہے تو اوسکی ملاقات کو ارواحین
آتی ہین اور اوس سے خبرین اوسکے گہر کے لوگون کی اور ہر چیز کی نسبت پوچہتے ہین
اور دریافت کرتے ہین جسطرح کسی مسافر کو سفر مین کوئی گہر سے آیا ہوا ملجاوے تو اوس سے
گہر کے لوگون کی خبر خیریت اور تمام احوال مفصل طور سے پوچہتا ہے یہانتک کہ گہر کی بلی کا
حال تک دریافت کرتے ہین اور پوچہتے ہین **حدیث ترپن** اخرج احمد والطبرانی

حدیث ترپن

فی الاوسط عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت یعرف
من یغسله ویحمله ویکفنه ومن یدلیه فی حفرته مردہ پہچانتا ہے اوس شخص کو جو اوسے
غسل دیتا ہے اور جو لوگ اوسکا جنازہ اوٹہاتے ہین اور جو اوسے کفن پہناتے ہین
اور اون کو جو اوسے قبر مین اوتارتے ہین اس سے ہویدا صریح ثابت ہوا کہ میت کو
ادراک اور شعور وعلم اور سمع وبصر وغیرہ آلہ ادراک زندونکی طرح باقی رہتے ہین
بلکہ آیہ کریمہ فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید سے صراحت ہی
اس امر کی کہ آلہ ادراک مردون کے بنسبت زندون کے تیز اور زیادہ ہوتے ہین
رکہا ہو محقق ومفسر فی موضعہ **حدیث چوون** عن ابن عباس رض عن النبی

حدیث چوون

صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من میت یموت الا وہو یعرف غاسله ویناشد
حامله ان کان بشر بروح وریحان وجنة نعیم ان یعجله وان کان بشر بنزل

من ختمیم وتصلیۃ بحمیم ان یعلیہ ہر مردہ اپنے نہلانیوالے اور جنازہ اوٹھانیوالے کو پہچانتا ہے اور جس مردہ کو اللہ تعالی کی رحمت اور جنت کی بشارت ویدی جاتی ہے وہ اپنے تجہیز وتکفین والوں سے کہتا ہے کہ تمکو قسم ہے خداتعالی کی مجھے جلدی لیچلو اور جسکو اور جہین داخل ہونے اور عذاب وقہر الٰہی کی بشارت دیدیجاتی ہے وہ کہتا ہے اسے روکو اور دیر لگاو حدیث پچپن عن مجاہد قال اذا مات المیت ملک قابض نفسہ فما من شئی الا وہو یراہ عند غسلہ وعند حملہ حدیث چھپن عن عمرو بن دینار قال ما من میت یموت وروحہ فی ید الملک ینظر الی جسدہ کیف یغسل وکیف یکفن وکیف یمشی ویقال لہ وہو علی سریرہ اسمع ثناء الناس علیک ہر آدمی جب مرتا ہے اور فرشتے کے ہاتھ مین اوسکی روح ہوتی ہے وہ اپنی لاش کو دیکھتا ہے کہ کیسے نہلاتے ہین اور کیسے کفناتے ہین اور کس طور سے اسے لیجاتے ہین اور اوس مردہ سے یہ کہا جاتا ہے جسوقت وہ تختے یا چارپائی پر ہوتا ہے کہ تو سن لوگونکی تعریفین جو تجہیز ثنا کرتے ہین حدیث ستاون اخرج الشیخان عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقف علی قتلی بدر فقال یا فلان بن فلان هل وجدتم ما وعد ربکم حقا فانی وجدت ما وعدنی ربی حقا فقال عمر یارسول اللہ کیف تکلم اجسادا لا ارواح فیہا فقال ما انتم باسمع لما اقول منہم غیر انہم لا یستطیعون ان یردوا علی شیئا ترجمہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کفار ون مردار ون کے پاس کھڑے ہوے اور اونکے نام اور اونکے باپ کے نام لیکر اونہین پکارا اور فرمایا کیا تمنے پالیا جو تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا کہ وہ سچا تھا اور ہمنے تو پالیا جو ہمارے رب نے ہمسے سچا وعدہ فرمایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مردون سے

حدیث پچپن

حدیث چھپن

حدیث ستاون

کیونکر باتین کرتے ہین جن مین جان نہین ہے صرف بدن ہے. فرمایا کہ تم اونسے زیادہ
ہماری بات کے سننے والے نہین ہو اتنی بات ضرور ہے کہ وہ ایسے جواب دینے سے
بے بس ہین جسکو تم سنو روایت کیا اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے حدیث
اٹھاون عن عبید بن مرزوق قال کانت امرارة بالمدینة تقم المسجد فماتت فلم یعلم بہا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر علی قبرہا فقال ما ہذا القبر قالوا ام محجن قال التی کانت تقم
قالوا نعم فصف الناس فصلی علیہا ثم قال ای العمل وجدت افضل قالوا یا رسول اللہ
اتسمع قال ما انتم باسمع منہا فذکر انہا اجابۃ قم المسجد حدیث اونسٹھ
اخرج الطبرانی فی المعجم الکبیر عن ابی امامۃ عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا مات احد من اخوانکم فسویتم علیہ التراب
فلیقم احدکم علی راس القبر ثم لیقل یا فلان بن فلانۃ فانہ یسمعہ
ولا یجیب ثم یقول یا فلان بن فلانۃ فانہ یستوی قاعدا ثم یقول یا فلان
بن فلانۃ فانہ یقول ارشدنا رحمک اللہ ولکن لا تشعرون فلیقل اذکر
ما خرجت علیہ من الدنیا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبدہ و
رسولہ وانک رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وبالقرآن
اماما فان منکرا ونکیرا یاخذ کل واحد منہما بید صاحبہ ویقول
انطلق بنا ما نقعد عند من لقن حجتہ فیکون اللہ حجیجہ دونہما قالوا
اجل یا رسول اللہ فان لم یعرف اسم امہ قال ینسبہ الی
حواء یا فلان بن حواء ترجمہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جب تم مین سے کوئی مرے اور اوسے دفن کر چکو تو ایک شخص تم مین کا اوسکی
قبر پر کھڑا ہو کر مردے کا نام لیکر اوسے پکارے اور اوسکی ماں کا نام لیکر کہ اے فلانے
فلانے کے بیٹے کیونکہ وہ مردہ سب کچھ سنتا ہے وہ تمہاری ندا کو سنیگا

حدیث اٹھاون

حدیث انسٹھ تلقین میت ... کلام ملقن کو

اور تمہاری طرف متوجہ ہوگا اور پھر اوسیطرح دوبارہ پکارے تو وہ مردہ اٹھکر
بیٹھہ جاویگا۔ پھر تیسری بار اسیطرح پکارے تو وہ مردہ کہیگا کہ تو مجھے ہدایت کر خدا
تجھپر رحم کرے مگر تمکو خبر نہین ہوتی پھر اوسوقت یہہ شخص مردہ کو پکارنے والا یون کہے
تو یاد کر وہ توحید اور کلمہ شہادت جسپر تو مرا ہے اور جسپر زندگی مین قایم تہا کہ اللہ تعالے
کے سوا کوئی معبود برحق نہین ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے کے بندے
ہین اور اوسکے پیغمبر ہین اور اللہ تعالے میرا پروردگار ہے اور میرا دین اسلام ہے
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہین اور قرآن شریف میرا پیشوا ہے
جب یہہ تلقین مردہ کو ہوگی زندہ کیطرف سے تو منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتہہ
پکڑکر کہینگے کہ چلو ہم ایسے شخص کے پاس نہین بیٹہتے جسکو حجت تعلیم کردی گئی اور ہمارے
سوال کا جواب سکہا دیا گیا تو اس تلقین کی وجہ سے اوس مُردہ کا معاملہ
حق تعالی ہی سے رہیگا اور منکر نکیر سے نرہیگا ایک صحابی نے عرض کیا کہ اگر اوسکی
مانکا نام نہ معلوم ہو تو حضور نے فرمایا حواء علیہا السلام کی طرف نسبت کرکے اس
شخص کو پکارے اور یون کہے اے فلانے حواء علیہا السلام کے بیٹے ....

اقول اس حدیث تلقین مین مردے کا سُننا مُلقِّن کے کلام کو صراحۃً مذکور ہے
کلام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہانتک سب حدیثین مینے شرح الصدور امام
جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ سے نقل کین اور اس حدیث تلقین کو اسیطرح
ذکر کیا ہے امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے مقاصد حسنہ مین وصحہ باسانیدہ وکذا الامام
القرطبی فی تذکرتہ اور شرح الصدور مین یہہ بہی لکہا ہے کہ یہہ تلقین مُردے کو
مستحب ہے اور وہ عبارت یہہ ہے عن راشد بن سعد وضمرۃ بن حبیب وحکیم
بن عمیر قالوا اذا سوی علی المیت قبرہ وانصرف الناس عنہ کان یستحب ان یقال
للمیت عند قبرہ یا فلان قل لا الٰہ الا اللہ ثلث مرات یا فلان قل ربی اللہ

و دینی الاسلام و نبیی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم ینصرفان اور جسطرح مردے سے کے
سماع کی تصریح حدیث تلقین میں وارد ہے اسیطرح دوسری حدیث صحیحین میں اسکی
تصریح موجود ہے جو حدیث مشہور ہے اور کتب درسیہ میں بھی مذکور ہے جسکے
یہہ لفظ ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ
وتولی عنہ اصحابہ وانہ لیسمع قرع نعالہم یاتیہ ملکان فیقعدانہ
اور ایک روایت میں یون ہے فانہ لیسمع خفق نعالہم ونفض ایدیکم
کذا فی شرح الصدور یعنے مردہ بیشک سنتا ہے کہسکنا ہٹ جوتیون کی اور سنتا ہے
آواز تمہارے ہاتھون کے جھاڑنیکی اور جیساکہ مردون کے واسطے سمع و بصر کا
ثبوت شارع علیہ الصلوۃ والسلام کی نص سے ہے اسیطرح عقل وادراک و شعور
وفہم اور جمیع حواس وادراکات پر نصوص وارد ہین اختصار کیواسطے صرف ایک
دو نص پر اکتفا کرتا ہون فان الغرفۃ تدل علی الغدیر والحفنۃ تحکی عن البیدر اکبر

ساتھوین حدیث عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ذکر فتانی القبر فقال عمرؓ اترد الینا عقولنا یا رسول اللہ قال نعم کہیئتکم الیوم اخرجہ احمد
والطبرانی وابن عدی بسند صحیح **حدیث آٹھوین اخرج البیہقی**
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بک
یا عمر اذا انتہی بک الی الارض فحفر لک ثلاثۃ اذرع وشبر فی ذراع
وشبر ثم اتاک منکر ونکیر اسودان یجران اشعارہما کان اصواتہما الرعد
القاصف وکان اعینہما البرق الخاطف یحفران الارض بانیابہما فاجلساک
فزعا فتلتلاک وتہولاک قال یا رسول اللہ وانا یومئذ علی ما انا علیہ
قال نعم قال اکفیکہما باذن اللہ یا رسول اللہ ترجمہ دونون حدیثونکا
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ساتویں حدیث

صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا اون دو فرشتون کا جو فتنے والے ہین قبر مین یعنی
منکر و نکیر کا تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہماری عقل اور فہم و ادراک ہمین لوٹا دی
جاوینگے اور عطا ہونگے یا رسول اللہ فرمایا ہان تمہاری عقل و ادراک ویسی ہی
پھر عطا کئے جاوینگے جیسے کہ آج ہین روایت کیا اس حدیث کو امام احمد بن حنبل
رضی اللہ عنہ نے اور امام طبرانی نے اور امام ابن عدی نے صحیح سند کے ساتھ
اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ جناب
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا
اسوقت جب قبر مین تم جاؤگے جو سوا تین گز کا لانبا اور سوا گز کا چوڑا ایک گڑھا
ہوگا پھر آئین گے تمہارے پاس منکر نکیر اس کیفیت کے ساتھ کہ اونکی شکل کالی اور
ڈراونی و بھیانک صورت ہوگی اپنی لٹین کھودے گھسیٹتے ہوئے اور چیخے ہوے آوینگے
اونکی چیخ و چنگھاڑ کا آواز ایسا سخت ہوگا جیسے بادل کی گرج اور رعد کی کڑک اور
آنکھین اونکی ہیبتناک چمکتی ہوئی مانند بجلی اور چمک دینے والی کے اپنے دانتونسے
زمین کو چیرتے پھاڑتے ہوے آوینگے اور تمہین گھبراہٹ کی حالت مین جھلائینگے
اور تمکو سخت قلق اور غم اور ہول مین ڈالینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ کیا اوس دن ہمارے حواس اور ادراک اور عقل و شعور اور سمجھ
ٹھیک ہی بجا ہونگے جیسے کہ اسوقت ہین فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہان ایسی ہی درست اور بجا ہونگے عرض کیا تو ہم اونکو اللہ تعالی کے حکم اور
مدد سے کفایت کر لینگے اے رسول اللہ تعالی کے اقول ان حدیثون سے
نہایت صاف تخصیص و تصریح شارع علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات
واضح و لائح ہوا کہ مومن عموماً اور خصوصاً صالحین کاملین کے ادراک
و حواس سمع و بصر وغیرہا مین بعد موت کے اصلاً تفاوت اور فرق نہین ہوتا بلکہ

بحکم دیگر آیات و احادیث و آثار بوجہ تجرد بہ نسبت ادراک و فہم و شعور حسی دنیاوی کے الطف اور ازید اور روشن تر ہوتے ہیں حدیث باستطعم

اخرج ابن حبان فی کتاب الوصایا و الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی الدلائل و ابو نعیم عن عطاء الخراسانی قال حدثنی ابنۃ ثابت بن قیس بن شماس ان ثابتا قتل یوم الیمامۃ وعلیہ درع نفیسۃ فمر بہ رجل من المسلمین فاخذہا فبینما رجل من المسلمین نائم اذ اتاہ ثابت فی منامہ فقال اوصیک بوصیۃ فایاک ان تقول ہذا حلم فتضیعہ انی قتلت امس فمر بی رجل من المسلمین فاخذ درعی منزلہ فی اقصی الناس وعند خبائہ فرس یستن فی طولہ وقد کفا علی الدرع برمۃ وفوق البرمۃ رحل فات خالد بن ولید فمرہ ان یبعث الی درعی فیاخذہا واذا قدمت المدینۃ علی خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ فقل لہ ان علی من الدین کذا و فلان من رقیقی عتیق و فلان فاتی الرجل خالدا فاخبرہ فبعث الی الدرع فاتی وحدث ابابکر الصدیق برویاہ فاجاز وصیتہ قال ولا نعلم احدا اجیزت وصیتہ بعد موتہ غیر ثابت بن قیس سبحان اللہ شہید دنکا زندوں سے ملاقات کرنا اور اونکو وصیت کرنی اور خلیفہ اول راشد اور سپہ سالار فوج اسلام کا اوس وصیت کو نافذ فرمانا اور وصیت منقول کے موافق کاربند ہونا اور کیسی وصیت کہ غلام کے آزاد کرنے کی اور قرض کی ادائیگی کی اور اپنی ذرہ کا پتہ ہوبہو من وعن کہ جس شخص نے میری ذرہ لے لی ہے اوسکا پتہ یہہ ہے کہ اوسکا خیمہ ڈیرا فلان مقام پر ہے سب کے پڑاو کے کنارہ پر پلی طرف اور اوسکے ڈیرہ کے پاس ایک گھوڑا ہے جسکی رسی لمبی ہے کہ وہ اوس کے ذریعہ سے بندھا چگتا ہے اور میری ذرہ یون چھپائے ہوئے ہے کہ اوسکے اوپر پالان ڈھکا ہوا ہے افسر فوج سے

حدیث ثابت
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فیصلا جو ہے وصیت میت میں جنہوں نے بعد مرنے کے وصیت کی تہی حالانکہ بعد مرنے کے وصیت کا نفاذ کسیکی نسبت نہین سنا گیا نہ اسکی نظیر کوئی شرع میں ۱۲۱۲

یون کہنا اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یون کہنا میری وصیت کو خواب
خیال مت سمجھنا اور مثل انکے بہت سے امور کا صدور کیتنی بڑی دلیل نہایت صحیح اور بہت
لائق ہے مردون کی صحتِ ادراک و شعور اور تندرستی ہواس اور واقعات کی
خبرداری کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بعد رحلت کے خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم
اجمعین اور مشائخ کرام اور اولیائے عظام کے ساتھ مواسات فرمایا ہے اور اپنے
شرف لقا سے اونکو مشرف کر کے اونکو عطایا اور ہدایا اور مقاصد دارین ظاہرا و باطنا
اور بشارات عطا فرمائے ہین وہ بیحد و نہایت اور لا تعد و لا تحصی ہین کتب سیر و مناقب
اوس سے مالا مال ہین اگر اونمین سے تہوڑا سا بھی متعلق ہر ایک امر کے امور مذکورہ
تحریر مین آئے تو دفتر طویل ہو جائے مگر بطور مثال ایک دو کا مضائقہ نہین ......

حدیث ترسٹھہ ٦٣ اخرج الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی دلائل النبوۃ عن ابن
عمر ان عثمان رضی اللہ عنہ اصبح فحدث فقال انی رائت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اللیلۃ فی المنام فقال یا عثمان افطر عندنا فاصبح عثمان صائما فقتل من یومہ ......

حدیث چونسٹھہ ٦٤ اخرج الحاکم والبیہقی فی الکتابین المذکورین انفا عن سلمی
قالت دخلت علی ام سلمۃ وہی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رائت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی المنام یبکی وعلی راسہ ولحیتہ التراب فقلت مالک یا رسول اللہ قال شہدت
قتل الحسین رض انفا حضرت سلمی رضی اللہ عنہا فرماتے ہین مین خدمت مین حضرت ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حاضر ہوئی وہ رو رہی تہین مین نے عرض کیا آپ کیون رو رہی
ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے خواب مین دیکھا روتے ہوئے اور
حضور کا سر مبارک اور داڑہی مبارک غبار آلود تہی مین نے حال پوچھا تو فرمایا کہ حسین
حسین رض کی شہادت مین ابھی گیا تہا اس سے ثابت ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی توجہ اور التفات و خبرگیری اپنے متعلقین کی نسبت بدستور ہے اور ایسے کامون

مین حضور شرکت بھی فرماتے ہین جسطرح حالت حیات مین پس دونون حالتین مساوی ہین اسباب مین اور یہی حال ہے حضورکے نائبین کا **تفسیر روح البیان** مین ہے واما ارواح الانبیاء علیہم السلام فادمشرفۃ علی وجود الدنیا والآخرۃ کمافی کتاب الجواہر للشعرانی وبعض الآثار یدل علی ان بعض الارواح یطوف فی الارض کالصدیق والفاروق رضی اللہ عنہما کما اشار الیہ قولہ علیہ السلام ان لی وزیرین فی الارض ابابکرؓ و عمرؓ **وایضا** ان المہدی رضی اللہ عنہ اذا خرج یستصحب اصحاب الکہف وروحانیۃ شخصین من کل ہذہ الامۃ **وایضا** قد اشتہر فی الروایات خروج بعض الارواح من القبور فی بعض الایام واللیالی والشہور باذن الملک الغفور انتہی **اقول** عامۂ مومنین کی ارواح کے باب مین وارد اور ثابت ہے کہ وہ جہان چاہتے ہین پہرتے ہین اور اونکی مثال ایسی ہے جیسے قیدی قید خانہ سے چھوٹ کر جہان چاہے پہرتا ہے چنانچہ احادیث آیندہ مین یہ مضمون مصرح پہر خواص کی نسبت تردد کی کوئی وجہ نہین **حدیث ۶۵** امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب **بشری الکئیب بلقاء الحبیب** مین لکھتے ہین اخرج ابن المبارک

عن عبد اللہ بن عمرو قال الدنیا جنۃ الکافر وسجن المؤمن وانما مثل المؤمن

حین تخرج نفسہ کمثل رجل کان فی السجن فاخرج منہ فجعل یتقلب فی الارض ویتفسح فیہا **ترجمہ** دنیا کافر کے لئے جنت ہے اور مومن کے واسطے قید خانہ ہے مومن کی مثال بعد مرنے کے ایسی ہے۔ جیسے ایک شخص قید خانہ مین قید تہا پہر اوس سے چھوٹ گیا تو جہان چاہتا ہے زمین مین پہرتا ہے اور سیر کرتا ہے سب جگہ بے روک ٹوک اگر ادراک و شعور اور حواس نہون تو پہر ارادہ اور جہان چاہے پہرے اور سیر کرنے کے معنی ہی کیا ہونگے اب یہان سے آیندہ چند حدیثین شرح برزخ سے نقل کرنا چاہتا ہون مع شرح۔ حدیث چہیاسٹھ

شرح برزخ باب فضل الموت وحالۃ الموتٰی مین ہے اخرج ابو نعیم عن بلال بن سعید

انہ قال فی وعظہ یا اہل الخلود ویا اہل البقاء انکم لم تخلقوا للفناء وانما خلقتم

للخلود والابد ولکنکم تنقلون من دار الی دار قال رضی اللہ عنہ المراد من اہل الخلود

اہل الایمان والولایۃ کما قیل ان اولیاء اللہ لا یموتون وقال اللہ تعالی ولا تحسبن

الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

المجاہد من جاہد نفسہ فی طاعۃ اللہ فافاد الحدیث ان المومن بالموت لا یفنی

یہ حدیث مشکوۃ شریف کتاب الایمان کے فصل ثانی میں ہے ۱۲

حقیقۃ بل ہو حی بالحیوۃ الابدیۃ ولہ مقام عند اللہ احسن مما کان لہ فی الدنیا فلا یبعد

منہ الشفاعۃ کما کانت لہ حدیث شرح الصدور عن صفوان بن سلیم قال یا

اہل الایمان انکم لم تخلقوا للفناء وانما خلقتم للابد والبقاء ولکنکم تنقلون من دار الی دار

قال رضی اللہ عنہ افاد الحدیث ان حالۃ المومن بالموت کحالتہ فی الدنیا من ان

ینتقل من دارہ الی دارہ الاخری فکما کان لہ القدرۃ والاستطاعۃ فی الدار الاولی

تکون لہ فی الدار الثانیۃ لان الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب فلا یبعد منہ

ولا عانۃ ای ایمان والو تم مرکر نیست ہو جانے کے لئے نہین پیدا کئے گئے ہو بلکہ پیدا کئے

گئے ہو بقا اور ہمیشگی کے لئے تمسے معاملہ دائمی ابدی سرمدی کا متعلق ہے تو تم

مرنے کے بعد مٹی مین ملکر مٹی اور فنا نہو جاوٴگے بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر کی

طرف انتقال کروگے موٴلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اسکی شرح مین کہ اس حدیث

سے یہ بات ثابت اور محقق ہے کہ موٴمن کامل کی موت کی حالت ایسی ہے سماع و ابصار

قدرت و ارادہ و کلام اور اعانت کے باب مین جیسے اوسکی حالت دنیا مین

تھی کہ اپنے ایک گھر سے دوسرے گھر مین چلا گیا تو جسطرح اوسکو پہلے اپنے گھر مین قدرت

و استطاعت ان سب باتون مین حاصل تھی اسیطرح دوسرے گھر مین بھی متصور ہے

کیونکہ یہ موت پل یعنی گذرگاہ ہے کہ پہونچا دیتا ہے دوست کو دوست کی طرف

تو اوس سے مدد کرنا زندون کی کچھ بعید نہیں ہے جیسے دُنیا مین دوستو نکا مددگار ہوتا ہی
ایسا ہی عالم برزخ مین بقدر استطاعت دوستونکا معاون اور رفریادرس ہوتا ہی
اور جیسے دُنیا مین اونکی حاجات و عرض و معروض کو سُنتا تھا اسیطرح بعد مرنے کے بہی
سُنیگا اور یہی صاحب شرح برزخ تحت حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما من رجل یزور قبر اخیہ ویجلس علیہ الا استانس ورد علیہ
تحریر فرماتے ہین قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ دل الحدیث علی ان المیت لہ درک و یسمع
ما یقول لہ الحی علی قبرہ و یجیبہ یعنی یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ مردیکے
ادراک اور شعور اور حواس سمع وغیرہ ہین کہ زندون کی باتون کو سُنتا ہے اور جواب
دیتا ہے فاذا کان المیت یسمع و یرد الجواب بالسلام و ہو دعا بالخیر لا یبعد منہ الاعانۃ
فی شان الحی تو جب مُردہ سُنتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے کہ وہ خیر کے لئے دُعا کرتا ہے
تو اسیطرح اگر اوس سے کوئی حاجتمند اپنی حاجت و مُراد مانگے اور اوس سے مدد کا خواہان
ہو تو مردہ کر سکتا ہے فیصح الاستعانۃ منہ الا انہ قیل لا یکون الاعانۃ الا من الخواص
و ہم یشفعون باذنہ تعالیٰ کما فی یوم القیامۃ اس سے معلوم ہوا کہ مردو نسے
مدد مانگنا جائز ہے مگر یہہ کام اللہ تعالیٰ کے خاص بندونکا ہے جو اولیاء اللہ اور
کاملین ہین کہ وہ سفارش حق تعالیٰ سے کر کے حاجتمندونکی حاجت اور مرادات بر لاتے
ہین جیسے قیامت مین وہ شفاعت اور سفارش کرین گے حدیث الہتہ
ان الموتی یعلمون بزوارہم الخ اور حدیث الہتہ من زار قبراً
علم المیت بزیارتہ و یسمع ما یقول علیہ الخ کے شرح مین فرماتے ہین۔
فافاد الحدیث ان المیت اذا کان یسمع کلام الزوار و یعرف احوالہم لا یبعد ان یعین
المتحیرین فی امرہ ان کان لہ ذلک امکان عند اللہ تعالیٰ روی فی الاخبار ان الانسان
اذا اصعب علیہ امر فینادی ولیا من اولیاء اللہ تعالیٰ فان کان حیا

فيسمعه الريح طرفة العين او يعلمه الولي بكشف القلوب وان كان ميتا فيسمعه الملائكة فيعين
بالشفاعة عند الله تعالى وعليه المشائخ تنبيه قال السبكي عود الروح الى الجسد
في القبر ثابت في الصحيح لسائر الموتى فضلا عن الشهداء وانما النظر في استمرارها في البدن
وفي ان البدن يصير حيا كحياته في الدنيا او حيا بدونها فهذا اي البدن يصير حيا كحيوته
في الدنيا مما يجوزه العقل فان صح به سمع وتصريح به ذكره جماعة من العلماء ويشهد له
صلوة موسى عليه السلام في قبره فان الصلوة تستدعي جسدا حيا وكذالك الصفات
المذكورة في الانبياء ليلة الاسراء كلها صفات الاجسام ولا يلزم من كونها حياة
حقيقة ان يكون الابدان معها كما كانت في الدنيا بصفة الاحتياج الى الطعام والشراب
وغير ذلك من صفات الاجسام التي نشاهدها بل يكون لها حكم آخر قبل الدخول في الجنة
وقوله تعالى وما تشتهيه الانفس فهو في حق اهل الجنة بعد الدخول وقوله تعالى
يرزقون فهو مخصوص بالشهداء استثنى من احوال الآخرة واما الادراكات
كالعلم والسمع فلا شك ان ذلك ثابت لهم ولسائر الموتى وعليه اهل السنة
وقد صح ان اكثر المشائخ رحمهم الله تعالى على ان الاستعانة من الاولياء بعد النقل
جائز الا ان البعض قالوا الشفاعة منهم الا باذن الله تعالى كما قال من ذا الذي
يشفع عنده الا باذنه قال البيهقي الانبياء بعد ما قبضوا ردت اليهم
ارواحهم فهم احياء عند ربهم كالشهداء ولا يقدح في ذلك عدم شعورنا فنحن نراهم
على صفة الاموات وهم احياء عند الله تعالى باجساد كما ترى النائم على هيئة من
يرى في منامه تنعم او تالم ولذلك قال الله تعالى بل احياء ولكن لا تشعرون
تنبيه بذلك خطابا للمؤمنين على انهم لا يدركون هذه الحيوة بالمشاهدة والحس بل هي
حيوة عند الله تعالى وبهذا يتميز الشهيد عن غيره ولو كان المراد حيوة الروح فقط لم
يحصل له تميز عن غيره لمشاركته سائر الاموات في ذلك وعلم المؤمنين حيوة

كل الارواح ولم يكن لقوله تعالى ولكن لا تشعرون معنى وقد يكشف الله تعالى لبعض الاولياء الاحياء ذلك فيشاهدون ذلك الحيوة عند تلاقي الشهداء فهم احياء بحيوة الابدان ويسمعون ما يقول الزائر والداعي لهم بكرامة الله عليهم وقد قال عليه السلام الولي في الحيوة كالبعيد عن الحبيب يحضر ويغيب وبعد الموت كالملازم الحاضر المقيم على باب حبيبه لا حاجب عنه وبعض المشائخ قالوا يطلع ارواح الموتى على احوال الاحياء كما كان لهم ذلك قبل وجود الاشباح في بدء التخليق والاكثر على انهم لا يعلمون الغيب الا ان الله تعالى يطلعهم بذلك في الملاء الاعلى بالتجلي كما كان يكشفهم في الدنيا وعليه المشائخ وقال المالكي مذهب اهل السنة ان ارواح الموتى ترد في بعض الاوقات من عليين او سجين الى اجسادهم في قبورهم بارادة الله تعالى خصوصا ليلة الجمعة ويجلسون ويتحدثون وينعم اهل النعيم ويعذب اهل العذاب وقال بعضهم يختص الارواح دون الاجسام بالتنعيم او العذاب ما دام في عليين او سجين واما في القبر فيشترك الروح والجسد والاصح ان التنعم والتالم لهما سواء ردت الارواح الى الاجساد في القبور او لا وكيفية ذلك مفوض الى قدرة الله تعالى وقال ابن القيم الاحاديث والآثار تدل على ان الزائر متى جاء علم به المزور وسمع سلامه وآنس به ورد عليه جوابه وهذا عام في حق الشهداء وغيرهم وانه لا توقيت في ذلك قال هذا اصح من اثر الضحاك الدال على التوقيت قال وقد شرع النبي صلى الله عليه وسلم لامته ان يسلموا على اهل القبور وسلامه يخاطبون لا بد ان يكون ممن يعقل ويسمع ... فالصحيح ما قيل ان الميت يعلم الزائر ويسمع كلامه حيث كان لعلاقة الروح بالبدن القرب اما في الاوقات الفاصلة يحضر الميت ثمه فلا اختلاف في القولين حديث شتمر روي عن ابي الدرداء رضي الله عنه قال سمعت رجلا من اهل العلم يقول انه كان يزور قبر ابيه فطال عليه ذلك قال فانصرفت فقلت ليعد التراب قرآنه

اي قبيني ١٢ — يعني قبر ابي ١٢

فی المنام فقال یا بنی واللہ باللہ لقد کنت تشرف علی فیبشر بی یک جیرانی فاذا اتیت تربتک وسمعت قولک ولقد کنت تنصرف فما ازال اراک حتی تدخل الکوفۃ **قال رضی اللہ عنہ** فاذا کان الموت علی نوعین موت بعد وفناء لاحیوۃ سوی الارواح وموت بعد حیوۃ فی البرزخ بالاجسام وہو النقل ولو بلا کیفیۃ حیوۃ الدنیا فالزمرۃ الاولی من الاموات لاشفاعۃ لہم فی البرزخ واما الطائفۃ الثانیۃ وہم الانبیاء والشہداء والاولیاء فلا یبعد منہم الاستعانۃ ولا ینکر اعانتہم لوقوع الاخبار والآثار اکثر من ان یحصی **اسکا حاصل یہ ہے** کہ موت کی دو قسمین ہین ایک وہ جس مین بعد مرنے کے عالم برزخ مین صرف ارواح کو زندگی ہے بغیر جسم کے دوسرے وہ کہ جس مین بعد موت کے عالم برزخ مین زندگانی روح کو جسم کے ساتھ عطا ہوتی ہے پہلی قسم کے موت والے مردے کسیکی سفارش اور مدد نہین کر سکتے اور دوسری قسم کے موت والے گروہ کہ وہ انبیاء اور شہداء اور اولیاء ہین وہ مدد کر سکتے ہین اور اونسے مدد مانگنا ہو سکتا ہے اور اونکی مدد کرنیکا انکار نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اس باب مین احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ وتابعین وغیرہم بیشمار ہین **اقول** امام ابن الہمام فتح القدیر مین تحریر فرماتے ہین وقالوا فی زیارۃ القبور مطلقا الاولی ان یاتی الزائر من قبل رجل المتوفی لامن قبل راسہ فانہ اتعب لبصر المیت یعنی فقہاء کرام کے وصیت ہے ہر قبر کے زیارت کے باب مین خواہ وہ کسیکی قبر ہو نبی یا شہید یا ولی یا غیر ولی کی عوام ہو سب نے زائر کے حق مین بہتر یہ ہے کہ صاحب قبر کی پائینتی کی طرف آئے نہ سر کی جانب اسلئے کہ اسمین مردے کی نگاہ کو تکلیف ہوتی ہے اگر ادراک وشعور وبصر وسمع نہین ہے مردے کو تو یہ وصیت کیون ہے اور مردے کو توجہ زندون کی طرف اور تکلیف نگاہ کیسی **شیخ عبد الحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات ترجمہ فارسی مشکوۃ شریف** مین فرماتے ہین بالجملہ کتاب وسنت مملو ومشحون اند باخبار وآثار کہ دلالت میکنند بر وجود علم موتی بدنیا واہل

آن پس منکر نہ شود آنرا اگر جاہل باخبار و منکر دین انتہی یہی حضرت شیخ رحمۃ اللہ
علیہ لمعات شرح مشکوۃ مین افادہ فرماتے ہین حدیث قلیب بدر کی شرح مین
اعلم ان ہذا الحدیث المتفق علی صحتہ صریح فی ثبوت السماع للموتی وحصول العلم لہم بما کانوا یطعمون
وکذلک حدیث مسلم ان المیت یسمع قرع نعالہم اذا انصرفوا و ما جاءک فی زیارتہ صلی اللہ
علیہ وسلم اہل البقیع والسلام علیہم والخطاب معہم فان الخطاب مع من لا یسمع ولا یفہم
مما لا یعقل وکان ان یعد من العبث ولیس ہذا مخصوصًا بہ علیہ السلام بل ہی سنتہ
مستمرۃ لمن یزور القبور (الی ان قال رحمہ اللہ تعالٰے) وبالجملہ الکتاب والسنتہ
مملوان باخبار تدل علی وجود العلم للموتی بالدنیا واہلہا فلا مجال لانکارہ الا جاہل
بالاخبار او منکر بالدین انتہی مختصر مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ملا علی قاری علیہ
رحمۃ الباری تحریر فرماتے ہین فان سائر الاموات ایضًا یسمعون السلام والکلام
ویعرض علیہم اعمال اقاربہم فی بعض الایام ثم الانبیاء یکون حیاتہم علی الوجہ الاکمل
ویحصل لبعض دون انہم من الشہداء والاولیاء والعلماء الحظ الاوفی فی تحفظ ابدانہم
بل التلذذ بالصلوۃ والقراءۃ ونحوہا فی قبورہم الطاہرۃ الی قیام الساعۃ الآخرۃ وہذہ
المسائل کلہا ذکرہا السیوطی فی کتابہ شرح الصدور فی احوال القبور بالاخبار الصحیحۃ یہی ملا
صاحب شرح فقہ اکبر مین لکھتے ہین واعادۃ الروح الی الجسد بجمیع اجزائہ او بعضہ
مجتمعۃ او متفرقۃ حق و فی المسئلۃ خلاف المعتزلۃ وبعض الرفضۃ وقد ورد الاحادیث المتظاہرۃ
فی المبنی المتواترۃ فی المعنی فی تحقیق حال البرزخ والعقبیٰ وقد استوفہا شیخ مشائخنا الجلال
السیوطی فی کتابہ المسمی بشرح الصدور فی احوال القبور وفی الکتاب الآخر المسمی ببدور السافرۃ
فی احوال الآخرۃ نعلیک بہما ان کنت ترید الاطلاع وارتفاع النزاع من الطباع
کتاب غنیۃ الطالبین مین ہے جو منسوب ہے قطب عالم حضرت غوث اعظم
رضی اللہ عنہ کی طرف و نؤمن ان المیت یعرف من یزورہ الخ شرح مقاصد مین ہے

احادیث صحیحہ سکی موصوفہ کے باوجود متواتر المعنی ہیں

فعندہم ای الفلاسفة لایبقی ادراک الجزئیات عند فقد الآلات وعندنا یبقی بل الظاہر
من قانون الاسلام الادراکات المتجددۃ ایضاً ولہذا ینتفع بزیارۃ القبور (ای اہل السنۃ ۱۲) والاستعانۃ
من نفوس الاخیار انتہی **مولانا شاہ عبد العزیز صاحب** رحمۃ اللہ علیہ اپنے
فتاوے مین لکھتے ہین انسان را بعد موت شعور و ادراک باقی می ماند و برین معنے
شرع شریف و قواعد فلسفی اجماع دارند۔ اما شرع شریف پس عذاب القبر و تنعم القبر
متواتر ثابت است و تفصیل آن دفترے طویل میخواہد در کتاب شرح الصدور فی
احوال القبور تصنیف شیخ جلال الدین سیوطی و دیگر کتب حدیث باید دید و اثبات
عذاب القبر در کتب کلامیہ از مباحث عمدہ است حتی کہ بعض اہل کلام منکران را تکفیر کردہ اند
و عذاب و تنعیم بغیر ادراک و شعور نمی تواند شد و نیز در احادیث صحیحہ مشہورہ درباب
زیارت قبور و سلام بر موتے و ہمکلامی با آنہا ثابت است و در بخاری و مسلم موجود است
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ما انتم باسمع منہم و در قرآن مجید ثابت است لا
تحسبن الذین قتلوا الخ بلکہ از احوال پس ماندگان ہم خوشوقتی و استبشار
ثابت است ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم ان لا خوف
علیہم ولا ہم یحزنون بالجملہ انکار شعور و ادراک اموات اگر کفر نباشد در الحاد بودن
او شبہ نیست انتہی بقدر الحاجۃ **جذب القلوب** مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح
لکھتے ہین تمام اہل سنت والجماعت اعتقاد دارند بہ ثبوت ادراک مثل علم و سمع مر سائر اموات را
از آحاد بشر انتہی **مولانا بحر العلوم مثنوی شریف کی شرح** مین فرماتے ہین اعتقاد
بسماع و ادراک موتی فرض است انتہی **خاتمہ** دس بارہ آیتین اور بیس حدیثین اور
یہ چند اقوال مشاہیر علمائے محققین کے ہمنے بطور نمونہ پیش کئے ورنہ دفاتر طویلہ مین بھی
انکی گنجائش نہین۔ اور مستفتی نے مخالفین کے اعتراضات کی تفصیل کچھ نہین لکھی تاکہ
اونکا جواب مفصل دیا جاتا لہذا اجمال پر اکتفا ہے بڑا سرمایہ دلیل کا مخالفین کے پاس
عدم سماع موتی کے باب مین صرف دو آیتین اور ایک حدیث ہے سوا انکو اصل مدعا سے

اور ان سے کچھہ تعلق نہین ہے اسبارہ مین انکے ساتھہ تمسک اونکی فہم کا قصور ہے پہلی آیت

انک لا تسمع الموتی دوسری آیت ما انت بمسمع من فی القبور انسے

پہلا جواب یہ ہے کہ یہ دونون آیتین کفار کی شان مین نازل ہین اہل اسلام

و ایمان سے انکو علاقہ نہین اور مطلب ان آیتونکا یہ ہے کہ آپکی ہدایت و تبلیغ و نصیحت

کا اثر ان کافرون پر نہین ہو سکتا وہ ایمان نہین لا سکتے اسلیئے کہ اللہ تعالےٰ نے انکی دلونپر

مُہر لگا دی ہے اور علم الٰہی مین انکا کفر پر خاتمہ متعین ہے توجسطرح بعد مرنیکے کوئی کافر نئی

ایمان کی دولت نہین پا سکتا اسیطرح یہ کافر اس دولت سے محروم ازلی ہین......

ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ اونکا وصف حال ہے

تو آپ انکے ایمان کی توقع نفرمایئے پس انکو سماع موتی کی نفی سے کچھہ تعلق نہین......

دوسرا جواب یہ ہے کہ آیتونکا مفاد نفی سماع اصلا نہین بلکہ نفی اسماع رسول کی ہے

اور اسماع کی نفی سے سماع کی نفی لازم نہین تیسرا جواب یہ ہے کہ سماع موتی یا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حق تعالےٰ ہے کیونکہ اسماع کے معنے پہونچانا کلام مسموع کا ہے سمع سامع مین اور یہ

شان ہے خدا تعالیٰ کی نہ کسی مخلوق کی توجسطرح زندہ کا اسماع بخلق حق تعالےٰ ہے

اسیطرح مُردہ کا خلاصہ یہ کہ جسکی نفی ہے آیتو نمین وہ مقصود نہین اور جو مقصود ہے اوسکی نفی

نہین تفسیر کبیر مین امام رازی فرماتے ہین ان الانسان ما دام یطمع فی احد ان یأخذ

منہ شیئا فانہ لا یقوی قلبہ علی اظہار مخالفتہ فاذا قطع طمعہ عنہ قوی قلبہ علی اظہار مخالفتہ

فاللہ سبحانہ وتعالی قطع طمع محمد صلی اللہ علیہ وسلم عنہم بان بین لہ انہم کالموتی وکالصم

وکالعمی فلا یفقہون ولا یسمعون ولا یبصرون ولا یلتفتون الی شیئ من الدلائل وہذا بسبب

لقوۃ قلبہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اظہار الدین تفسیر روح البیان مین ہے

فانک لا تسمع الموتی ای من کان من الکفار کما وصفنا فلا تطمع یا محمد فی فہمہم

مقالتک وقبولہم دعوتک فانک لا تسمع الموتی والکفار فی التشبیہ کالموتی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقصد او

ستماعهم من الحق وهم الذين علم الله قبل خلقهم انهم لا يؤمنون به ولا برسله و اعلم
ان الكفر موت القلب كما ان العصيان مرضه فمن مات قلبه بالكفر بطل سمعه بالكلية فلا ينفعه
النصح اصلا بھی آئی ہے ان الله يسمع من يشاء وما انت بمسمع من فی
القبور وهذا الكلام ترشيح لتمثيل المصرين على الكفر بالاموات واسباغ فی اقناطه
عليه الصلوة والسلام شبه الله تعالى من طبع على قلبه بالموتى في عدم القدرة على اجابته
ان انت الا نذير واما الاسماع البتة فليس من وظائفك ولا حيلة لك اليه فى المطبوع
على قلوبهم الذين هم بمنزلة الموتى انتهى حاصل یہ کہ موتے اور من فی القبور سے
مراد مجازا وہ کفار ہین جنکا خاتمہ کفر پر علم الٰہی مین مقرر ہو چکا اسواسطے کہ اون کے
قلوب مُردہ ہین اونمین وعظ ونصیحت کا مطلق اثر نہین ہو سکتا اونکے اجسام جنمین
اون کے قلوب ہین گویا اونکی قبرین ہین اور نفی اسماع سے مقصود یہ ہی کہ وہ حق کو
قبول نہین کر سکتے اور ایماندار نہین ہو سکتے جیسے کافر مردہ اور یہ مراد آیت سے
ہرگز نہین کہ مُردے اصلا نہین سُنتے چنانچہ مخالفین کے پیر کی بھی اسپر تصریح موجود ہے
ابن قیم کی کتاب الروح مین ہے واما قوله تعالى وما انت بمسمع من
فی القبور فسياق الآية يدل على ان المراد منها ان الكافر ميت القلوب لا يقدر
على اسماعه سماعا ينتفعون به ولم يرد سبحانه ان اصحاب القبور لا يسمعون شيئا البتة
انتفاع تکلیف ۱۲
وهذه الآية نظير قوله تعالى انك لا تسمع الموتى انتهى مختصرا اور حدیث حضرت
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انکار سماع موتیٰ سے
اسکے بھی جواب متعدد ہین اول یہ کہ انکار حضرت صدیقہ رض بمقابلہ جمہور صحابہ قابل سند
او قبول وتمسک نہین ہو سکتا شیخ عابد سندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ مین لکھتے ہین
لم يتلق العلماء انكارها بالقبول دوسرا جواب سماع موتے کی حدیثین متواتر المعنی
ہین یعنے اسقدر اسباب مین احادیث صحیحہ مروی ہین جنکے معنی حد تواتر کو پہونچین ہین

تو بشمار احادیث متواتر المعنی صرف ایک حدیث اور وہ بھی اخبار آحاد سے کیونکر لائق حجت ہوسکتی ہے **تیسرا جواب** حضرت صدیقہ رض کا انکار رجحان مرد تھی سبب وہ اس اسی آیت کا پڑھنا بھی اونسے مروی ہے یعنی انک لا تسمع الموتی اور وقت تعارض کے جمع بین الدلیلین مقدم ہے حتی الامکان اور یہان آیت وحدیث مین تطبیق بخوبی ممکن ہے کہ آیت سے نفی اسماع کی ہے نفی سماع کی اور حدیث مین سماع موتی ہی نہ اسماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم موتی کو ولا منافاۃ بین الآیۃ والحدیث حینئذ اصلا **چوتھا جواب** خود حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا حدیث سماع موتے کی راویہ ہین مثل اور صحابہ کے جیسا کہ ضمن احادیث منقولہ متعددہ سابقہ اونکی روایت سے واضح ہوچکا **پانچوان جواب** جس موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موتے کے سُننے کی حدیث فرمائی یعنی واقعۂ بدر مین وہان حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا موجود نہین تھین اسوجہ سے آپنے اولا انکار فرمایا جب صحابہؓ سے اسکی تحقیق اونکو ہوپہنچ گئی تب اُنہونے مثل اور صحابیون کے سماع موتی کی حدیث کی روایت فرمائی اور انکار سے رجوع کیا **چھٹا جواب** حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا جب اپنے بھائی عبدالرحمن کی قبر پر زیارت کو تشریف لیگئین اونکو خطاب کرنکے اون سے کلام فرمایا اگر سماع موتی اونکے نزدیک ثابت نہوتا تو مخاطبہ اور مکالمہ کی کوئی معنے نہ تھے چنانچہ ترمذی شریف وغیرہ سے گذر چکا ان عایشۃ لما زارت قبر اخیہا عبد الرحمن بن ابی بکر خاطبتہ وقالت واللہ لو حضرتک ما دفنتک الاحیث مُتَّ ولو شہدتک ما زرتک اس سے محقق ہوگیا کہ رجوع اونکا انکار سماع سے حق اور متعین ہے **ساتوان جواب** حاکم نے مستدرک مین فضائل عائشہ صدیقہ رض مین نقل کیا کنت ادخل البیت الذی دفن معہما عمر واللہ ما دخلت الا وانا مشدودۃ علی ثیابی حیاء من عمر اور کہا

حاکم نے ہذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین اور سابقاً یہ حدیث کامل مین نقل کر چکا ہون
بعد اس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
حضرت صدیقہ رضہ کا یہ معمول تہا کہ بدون حجابی تکلفی کے ساتہہ مزار شریف پر حاضر
ہوتی تہین اس خیال سے کہ بجز اپنے زوجِ اکرم اور پدر مکرم کے کوئی غیر وہان
نہین جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان مدفون ہوئے تو اونسے شرم کے مارے
جب آتی تہین تو اچہی طرح کپڑے مین لپٹی ہوی آتین اس سے یہ امر ثابت ہے
کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا میت کے ادراک کو ہمپایہ ادراک احیا کے جانتی تہین
ورنہ اسقدر شرم و حجاب کی کیا ضرورت تہی پس جو شخص ادراک و حواس
موتی کو ہمپایہ ادراک و حواس زندون کے سمجہے اوس سے انکار سماع موتی کسطرح
صحیح اور ممکن ہو سکتا ہے پس واضح ولائح ہوا کہ حدیث حضرت صدیقہ رضہ سے
دلیل لانا اوپر عدم سماع موتے کے دلیل ہے قلت فہم و علم و عدم تدبر و نظر کی
واللہ سبحانہ الموفق وصلی اللہ تعالے علی حبیبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ قد فرغنا
من اسودادہ یوم السبت لیلۃ الاحد الثامن من الصفر سنہ ۱۳۲۸ ہجری وانا العبد
المذنب الاواہ محمد سلامت اللہ عفی اللہ عنہ ما جناہ وجعل اخراہ

للہ الحمد والمنۃ کہ اس زمانہ فتنہ وفساد مین کہ اکثر عقائد لوگون کے فاسد ہو گئے خاصکر اولیاء کرام کے بارہ مین کہ اونکو اموات بحس وحرکت مثل جمادات کے نعوذ باللہ منہا سمجھنے لگے اور کرامات وتصرفات جو بعد ارتحال کے صادر ہوتی ہین منکر ہو گئے لہذا سماع وادراک کی کہ جسپر کرامات وتصرفات کی بنا ہی انکار کیا اور احادیث وآیات جو اس بارہ مین نصوص قطعیہ تھین پس پشت ڈالدیا اور تاویلات رکیکہ کر کے مذہب اہلسنتہ والجماعۃ سے خارج ہو گئے اور اس اعتزال وخارجیت کو مذہب اہلسنت قرار دیکر مصداق ضلوا واضلوا کا بنے موءلف نے اللہ درہ حق کو ظاہر کر دیا اور آیات اور احادیث اور روایات علماء کرام اور شیوخ عظام شتے نمونہ پیش کر دین تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ حق مذہب اہلسنت کا یہی ہے۔ اور مخالف اسکا مخالف ہے اہلسنت کا اور مذہب اوسکا باطل ہے۔ فقط

العبد

(مہر) محمد عبد الغفار خان

نعم الجواب جید التحقیق

صحیح موافقا للسنتہ والکتاب وانا الاقل عبد المحسن ابن حسن انصاری مدنی العبد

(مہر) محمد عنایت اللہ خان ولد حبیب اللہ خان

انی رأیت ہذا التحریر العجاب فوجدتہ موافقا للحق والصواب ومدللا بالسنۃ والکتاب فعلی کل مسلم ان یذعن لقبولہ کیف لا ومجیبہ العالم العامل الکامل مولانا المولوی ابو الذکا سراج الدین شاہ سلامت اللہ صاحب مدظلہ العالی جزاہ اللہ عنا وعن المسلمین خیر الجزاء بحرمۃ سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وآلہ واصحابہ اجمعین۔ العبد

محمد ہدایت اللہ عفی عنہ

الجواب صواب

العبد محمد شجاعت علی عفی عنہ مدرس مدرسہ ارشاد العلوم

الجواب صواب والمجیب مثاب

العبد محمد خواجہ احمد عفی عنہ

(مہر) محمد ہدایت اللہ خان ولد حاجی محمد عنایت اللہ خان

الجواب صحیح

(مہر) محمد قمر الدین خان

مدرس مدرسہ ارشاد العلوم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی من کان نبیاً وآدم بین الماء والطین رأیت ہذہ الرسالۃ النافعۃ اولاً وآخراً وجدتہ صحیحاً موافقاً لمذہب اہل السنۃ والجماعۃ فہم لاریب فی ان الادراک والسماع مطلقاً ثابت اجماعاً کما شرح حضرت استاذی مد ظلہم العالی لازالت شموس فیوضہ بازغۃ علینا وسنا بالآیات والاحادیث ونحن علی ذلک من الشاہدین فماذا بعد الحق الا الضلال ۔ العبد

ابو البرکات شمس الدین محمد عون بن حسین عفی عنہ

قد نظرت فی ہذا السؤال والجواب ووجدتہ صحیحاً موافقاً للسنۃ والکتاب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ۱۲

٢٤ محرم ١٣٣ · احمد ربی · معوان حسین

العبد

عبد العزیز عفی عنہ

جواب صحیح ہے بیشک اہلسنت والجماعۃ کے نزدیک سماع موتے وادراک وشعور زائد از حیات ثابت ہے کتبہ علی رضا مدرس مدرسہ ارشاد العلوم

الجواب لاریب فیہ

العبد

سید عبد الحکیم نقوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد اللہ الکریم ونصلی ونسلم علی رسولہ الرؤف الرحیم ۔ امابعد مخفی نہ ہے کہ یہ رسالہ حضرت مولانا جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول مخزن الکمالات الظاہرہ والباطنہ قاطع البدعۃ وقامع اہل الضلال والمارقۃ حامی دین اللہ جناب سیدی واستاذی ابوالذکا سراج الملۃ والدین مولانا شاہ محمد سلامت اللہ ادام اللہ فیضہم وبرکاتہم علی رؤس الطالبین کا میں نے مطالعہ کیا اس رسالہ میں جو کچھ مولانا موصوف نے تحریر فرمایا ہے موافق آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوات والتحیہ مطابق عقائد اہل سنت وجماعت ہے ملا علی قاری شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں فان الاموات ایضاً یسمعون السلام والکلام ویعرض علیہم اعمال اقاربہم نعم الاغنیاء یکون حیوتہم علی الوجہ الاکمل

ویحصل لبعض وراثہم من الشہداء والاولیاء والعلماء انحظ الاوفی فی تحفظ ابدانہم بل بالتسلذذ بالصلوٰۃ والقراءۃ ونحوہا فی قبورہم الطاہرۃ الی قیام الساعۃ الآخرۃ غنیۃ الطالبین میں ہے۔ ان المیت یعرف من یزورہ شرح برزخ میں ہے اما الادراکات کالعلم والسماع فلاشک ان ذلک ثابت لسائر الموتے وعلیہ اہل السنۃ انتہی حررہ ابوحفص بدرالدین محمد ریحان حسین عفا عنہ ربہ المشرقی

محمد ریحان حسین

مبسملا وحامدا ومصلیا اما بعد فیقول العبد المفتقر الی رحمۃ ربہ القوی ابوالخیر رکن الدین سید محمد معطوف علی نقوی کہ یہ رسالہ ہدایۃ قبالہ (مصنفہ اعلیحضرت فاضل اجل عالم اکمل شمس العلماء امام الفضلاء عمدۃ المحدثین زبدۃ المفسرین حامی دین متین نائب سید المرسلین محبوب رب العالمین بحر الفضل والکمال قاطع ہوس ابجاد والجال عارف باللہ ابوالذکا سراج الدین شاہ محمد سلامت اللہ صاحب اوستاوی مدظلہم العالی) مسمی التحفۃ المنصفیہ کہ جسمین چند آیتین وچند حدیثون سے سماع موتے وشعور وحیات وادراکات ثابت کیا ہے جو شخص اسکو نمانی وخاطی ہے اور وہ شخص قابل کلام نہین ہے بموجب قول شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی شعر آنکس کہ بقرآن وخبر زو نرہی ایٓ آنست جوابش کہ جوابش ندہی) قابل سونے کے پانی سے زبرجد کی لوح پر لکھنے کا ہے اگر وہ میسر نہ آوے تو لوح دلپر فکر کے قلم سے لکھنا ضرور ہے۔ چونکہ رسالہ کی بنا حسب فرمائش سائل صرف آیت وحدیث پر ہے۔ اور عنوان سوال کے مطابق جواب آیت وحدیث سے دیا گیا ہے۔ لہذا اگر مین چند روایات مشاہیر سے محققین اہل السنۃ والجماعۃ کی اسپر اضافہ کرون تو بیجا نہوگا۔ لمعات شرح مشکوٰۃ مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی تحریر فرماتے ہین قولہ تعالے انک لا تسمع الموتے لا ینافی قولہ علیہ السلام انہم یسمعون لان الاسماع ہو ابلاغ الصوت من المسمع فی اذان السامع فان اللہ تعالے ہو الذی ابلغہم بان اسمعہم صوت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک الخ اور نیز اسی مین ہے وقد اجیب ایضا بان المراد بالموتے ومن فی القبور ہم الکفار مجازا من غیر نظر الی حقیقۃ الکلام والمراد بعدم السماع عدم اجابتہم للحق بدلیل ان الآیتین نزلتا فی دعاء الکفار الی الایمان وعدم اجابتہم

ہنالک وایضاً فیہ ثم اعلم انہ قد ثبت من ہذہ السماع الموتے کلام الاحیاء اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی تذکرۃ الموتے میں لکھتے ہیں اولیاء اللہ دوستان و معتقدان را در دنیا و آخرت مددگاری میفرمایند و دشمنان را ہلاک مینمایند الخ صراط مستقیم میں ابو الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت لکھتے ہیں در سلطنت سلاطین و اعاوت امر امیت ایشانرا دخلے ہست کہ بر سیاحان عالم ملکوت مخفی نیست مدارج میں ہے ظاہر آن حیات انبیا صلوات اللہ علیہ اعلیٰ و اتم و اکمل از ان است اور نیز اسی میں ہے حیوۃ انبیا حقیقی حسی دنیاوی است نہ بمجرد بقائے روح حجۃ اللہ البالغہ میں فاذا مات انقطعت العلاقات و رجع الی مزاجہ فلحق بالملائکۃ و صار منہم و الہم کالہامہم و سعی فیما یسعون فیہ و ربما اشتغل ہولاء بالملاء کلمۃ اللہ و نصر حزب اللہ و ربما کان لہم لمۃ خیر بابن آدم و ربما اشتاق بعضہم الی صورۃ جسمیۃ و ربما اشتاق بعضہم الی مطعوم و نحوہ فامدہ فیما اشتہی ۔

الراقم

غلطنامہ التحفۃ المنصفیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٣	٨	خباثت	خبائث	١٤	١٨	لکھین	لکھے
٣	١٩	جبزو	جبز	١٨	٢١	لایقبل	لایسئل
٤	٣	لماحین	لماعیس	٢٥	٤	انتنی	انہتی
٤	١٠	الآیۃ	الآیۃ	٢٥	٨	نہ صوری جیسے ٹیلے یا درخت	نہ صوری و مجازی یا خیالی جیسے
٤	١٢	الآینہ	الآیۃ	〃	٩	مین	مبنی
٥	١٥	تلمذ ذات	تلذذات	〃	١٢	ترندی	ترمذی
٧	٥	ہی تنزاور	ہی مسئلۃ تزاور	٢٦	٨	صحجہ	صحیحہ
٨	١٢	ببیہ	بتیہ	〃	١٢	ابآرزین	ابارزین
٨	١٤	تکلہ	یکلہ	٢٦	١٣	لاسیعہ	لیسعہ
٩	٢١	بتبرک	تبرک	٢٦	٢٦	ہیم	ہم
١٠	٤	حامل	حال	٢٧	٤	فنار	نثار
١٠	١٨	مجثہ	محبتہ	〃	٧	خلقناہ	خلفناہ
٦	٦	جالُ ذکی	حالُ اوبھی	٢٨	١	ما خلقناہ	ما خلفناہ
١٦	١١	حنظیم الخ	خطیہ	٢٨	٦	باچاہتی	یاچاہتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
″	١٦	اجباد اللارواح	اجساد الارواح	″	١٣	اللتلة	اللبلة
٤٥	١٨	تذکرہیة	تذکرتیة	٥٤	١٤	وسبع	وسمع
٤٦	٥	الثنہ	انہ	٥٠	٥	قاعد	قواعد
٤٦	١١	الخفنة	الحفنة	٥٨	٢	لمسمع	بمسمع
٤٧	١٩	فاکمل	واکمل	٥٩	٦	فی لمطبوع	فی المطبوع
٤٨	٩	یبرمیة	برمیة	٥٩	٦	حبلہ	حیلة
″	١٣	وصیتة	وصیة	٦٠	١٧	ذفلنتک	دفلنتک
٤٩	٣	ہوس	حواس	تمت بالخیر			